بیس رکعات تراویح کے دلائل

سرپرست | ناظم اعلیٰ | چیف ایگزیکٹو

مرتب: محمد الیاس گھمن

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا | اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان | احناف میڈیا سروس

دلیل نمبر 1

[illegible]

دلیل نمبر 2

[illegible]

دلیل نمبر 3

[illegible]

دلیل نمبر 4

[illegible]

دلیل نمبر 5

[illegible]

دلیل نمبر 6

[illegible]

دلیل نمبر 7

[illegible]

دلیل نمبر 8

[illegible]

دلیل نمبر 9

[illegible]

دلیل نمبر 10

[illegible]

دلیل نمبر 11

[illegible]

دلیل نمبر 12

[illegible]

دلیل نمبر 13

[illegible]

دلیل نمبر 14

[illegible]

دلیل نمبر 15

[illegible]

نماز تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے

1 [illegible]

2 [illegible]

3 [illegible]

4 [illegible]

[illegible]

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے دلائل

سرپرست: مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا
ناظم اعلیٰ: اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ پاکستان
چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

دلیل نمبر 1

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:
"فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ"
(سورۃ کوثر:2)

ترجمہ: نماز پڑھیے اپنے رب کے لیے اور قربانی کیجیے

تفسیر: رَوَى الْإِمَامُ أَبُوبَكْرٍ الْأَثْرَمُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْجَحْدَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ سَمِعَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ قَالَ وَضْعُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى تَحْتَ السُّرَّةِ.

(سنن الاثرم بحوالہ التمہید ج8 ص164)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔"

دلیل نمبر 2

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج1 ص427، جامع المسانید امام یونس ج1 ص87)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔"

دلیل نمبر 3

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السُّوَائِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ وَضْعُ الْأَيْدِي عَلَى الْأَيْدِي تَحْتَ السُّرَرِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج1 ص427)
(الاوسط لابن المنذر ج3 ص94)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہاتھ کو ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا نماز کی سنت ہے۔"

دلیل نمبر 4

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ أَبُوبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى تَحْتَ السُّرَّةِ فِي الصَّلَاةِ.

(الاوسط لابن المنذر ج3 ص94، سنن دارقطنی ج1 ص288)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "نماز میں مرد کا اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔"

دلیل نمبر 5

رَوَى الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَوَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(مسند زید بن علی ص204)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں سے تین چیزیں ہیں:

1. روزہ جلدی افطار کرنا یعنی اول وقت میں
2. سحری دیر سے کرنا یعنی آخری وقت میں
3. نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا

دلیل نمبر 6

رَوَى الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ أَبُوبَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنْ أَخْلَاقِ النُّبُوَّةِ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَوَضْعُكَ يَمِينَكَ عَلَى شِمَالِكَ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(مختصر خلافیات بیہقی ج2 ص34، الجوہر النقی لابن الترکمانی ج2 ص30)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "انبیائے کرام علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے روزہ جلدی افطار کرنا یعنی اول وقت میں اور دیر سے سحری کرنا یعنی آخری وقت میں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔"

دلیل نمبر 7

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ أَبُودَاؤُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَخْذُ الْأَكُفِّ عَلَى الْأَكُفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(سنن ابی داؤد ج1 ص118، اعلاء السنن ج2 ص196)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "نماز میں ہاتھوں کو ہتھیلی پکڑ کر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔"

دلیل نمبر 8

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِيهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى تَحْتَ السُّرَّةِ.

(کتاب الآثار امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ امام محمد رحمہ اللہ ج1 ص322، مصنف ابن ابی شیبۃ ج1 ص427)

ترجمہ: "حضرت امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ (جلیل القدر تابعی ہیں وہ) نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔"

دلیل نمبر 9

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ أَوْ سَأَلْتُهُ قَالَ رحمہ اللہ قُلْتُ كَيْفَ يَضَعُ؟ قَالَ يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِينِهِ عَلَى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ وَيَجْعَلُهَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج1 ص427، اعلاء السنن ج2 ص3)

ترجمہ: حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نمازی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اندر والے حصہ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ظاہری حصہ پر ناف کے نیچے رکھے۔"

دلیل نمبر 10

الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِيهُ الْأَعْظَمُ أَبُوحَنِيفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ﴿يَضَعُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى تَحْتَ السُّرَّةِ﴾

(کتاب الآثار بروایۃ امام محمد رحمہ اللہ ج1 ص323، احکام القرآن امام طحاوی ج1 ص185)

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نمازی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔"

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہٖ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

ملنے کا پتہ

باہتمام: احناف میڈیا سروس

مسنون نمازِ جنازہ کے دلائل

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

ناظم اعلی: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس

نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کریں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ یرفع یدیہ علی الجنازۃ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود.
(دارقطنی ج2 ص314)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔"

نماز جنازہ میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھیں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ کبّر علی الجنازۃ فرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ووضع الیمنی علی الیسری.
(ترمذی ج1 ص206، دارقطنی ج2 ص314)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے۔"

نماز جنازہ میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھیں

عن ابی وائل قال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اخذ الکف علی الاکف فی الصلوٰۃ تحت السرۃ.
(سنن ابی داؤد ج1 ص118)

ترجمہ: حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔"

نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں

1 ان سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سأل ابا موسی الاشعری وحذیفۃ رضی اللہ عنہما کیف کان یکبر رسول اللہ ﷺ فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی رضی اللہ عنہ کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنائز فقال حذیفۃ رضی اللہ عنہ صدق.
(سنن ابی داؤد ج1 ص170)

ترجمہ: حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ عید الاضحی اور عید الفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ تو حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا چار تکبیریں نماز جنازہ کی تکبیروں کی طرح۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا۔

2 عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یقول التکبیر فی العیدین اربع کالصلوٰۃ علی المیت وفی روایۃ التکبیر علی الجنائز اربع کالتکبیر فی العیدین.
(شرح معانی الآثار ج1 ص320 التکبیر علی الجنائز کم ھو؟)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدین کی چار تکبیریں ہیں نماز جنازہ کی طرح اور ایک روایت میں ہے کہ نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں نماز عیدین کی تکبیروں کی طرح۔

پہلی تکبیر میں یہ دعا پڑھیں

سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالٰی جدک ولا الٰہ غیرک.
(سنن نسائی ج1 ص143)

دوسری تکبیر میں یہ درود شریف پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.
(صحیح بخاری ج1 ص477)

تیسری تکبیر میں بالغ مرد و عورت کے لئے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ.
(مستدرک حاکم ج1 ص684، مصنف عبدالرزاق ج3 ص313)

تیسری تکبیر میں نابالغ لڑکے کے لئے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.
(سنن کبری بیہقی ج4 ص10، الہدایہ مع نصب الرایہ ج2 ص279)

تیسری تکبیر میں نابالغ لڑکی کے لئے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً.

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ کی قراءۃ نہ کریں

1 عن نافع رحمہ اللہ ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کان لا یقرأ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ.
(موطا امام مالک ج1 ص210، مصنف ابن ابی شیبہ ج7 ص258)

ترجمہ: حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کرتے تھے۔

2 قال ابن وہب رحمہ اللہ عن رجال من اھل العلم عن عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وعبداللہ بن عمر وفضالۃ بن عبید وابی ھریرۃ وجابر بن عبداللہ وواثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہم والقاسم بن محمد وسالم بن عبداللہ وابن المسیب وربیعۃ وعطاء ویحیی بن سعید رحمہم اللہ انھم لم یکونوا یقرؤن فی الصلوٰۃ علی المیت.
(المدونۃ الکبری ج1 ص251)

ترجمہ: حضرت ابن وہب رحمہ اللہ بہت سے اہل علم حضرات سے نقل کرتے ہیں کہ مثلاً حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبید بن فضالہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم اور حضرت قاسم، حضرت سالم بن عبداللہ، حضرت سعید بن مسیب، حضرت عطاء، حضرت یحیی بن سعید رحمہم اللہ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کرتے تھے۔

نماز جنازہ میں دعائیں آہستہ آواز سے پڑھیں

1 قال اللہ تعالیٰ: اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ……الآیۃ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے۔"

2 مولوی مبشر ربانی غیر مقلد لکھتے ہیں: "نماز جنازہ میں قراءت جہراً و سراً دونوں درست ہے البتہ دلائل کی رو سے سراً پڑھنا زیادہ بہتر اور اولیٰ ہے۔" مزید لکھتے ہیں: "بہرکیف اسری پڑھنا حدیث سے صراحتاً اور جہری پڑھنا استدلالاً ثابت ہے۔ اس لیے آہستہ پڑھنا زیادہ قوی و بہتر ہے۔"
(آپ کے مسائل ج1 ص244)

3 ڈاکٹر شفیق الرحمن غیر مقلد لکھتے ہیں: "سنت یہ ہے کہ نماز جنازہ میں ... دعائیں آہستہ پڑھی جائیں۔"
(نماز نبوی از شفیق الرحمن ص294 طبع جون 2002)

نماز جنازہ بغیر کسی عذر کے مسجد میں نہ پڑھیں

1 عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلیس لہ شیئ.
(سنن ابی داؤد ج2 ص98، ابن ماجہ ص109)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے کوئی بھی چیز نہیں ہے (یعنی نہ نماز ہوئی نہ اجر و ثواب ملا)"

2 عن ابن شہاب رحمہ اللہ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا ھلک الھالک شھدہ یصلی علیہ حیث یدفن فلما ثقل رسول اللہ ﷺ وبدّن نقل الیہ المؤمنون موتاھم فصلی علیھم رسول اللہ ﷺ علی الجنائز عند بیتہ فی موضع الجنائز الیوم ولم یزل ذلک جاریا.
(تاریخ مدینہ منورہ ج1 ص1)

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جب کسی کی وفات ہو جاتی تھی تو رسول اللہ ﷺ موقع دفن پر نماز (جنازہ) پڑھانے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک ذرا بھاری ہو گیا (اور آپ ﷺ کے لیے جانا دشوار ہو گیا تو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے موتی کو آپ ﷺ کے مکان کے قریب لے آتے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے مکان کے قریب موضع جنائز (جنازہ گاہ) میں نماز جنازہ پڑھتے۔ یہی دستور آج تک چلا آ رہا ہے۔"

قال الامام ابن القیم الجوزی رحمہ اللہ والصواب ما ذکرناہ اولا وان سنتہ وھدیہ الصلوٰۃ علی الجنازۃ خارج المسجد الا لعذر.
(زاد المعاد ج1 ص206)

ترجمہ: علامہ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "درست بات وہی ہے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ نبی ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کا طریقہ نماز جنازہ مسجد سے باہر پڑھنا ہے الا یہ کہ کوئی عذر پیش آ جائے۔"

غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے

1 عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ …… قال انبأنا رسول اللہ ﷺ ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا فصلوا علیہ فقام رسول اللہ ﷺ فصفوا خلفہ وکبر اربعا وھم لا یظنون الا ان جنازتہ بین یدیہ.
(صحیح ابن حبان ج5 ص40 حدیث 3102)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا بھائی نجاشی (رحمہ اللہ) وفات پا گیا ہے، کھڑے ہو جاؤ اور اس پر تم نماز (جنازہ) پڑھو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہی گمان کر رہے تھے کہ جنازہ آپ ﷺ کے سامنے ہے۔"

2 عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال نزل جبرئیل علیہ السلام علی النبی ﷺ فقال مات معاویۃ بن معاویۃ اللیثی رضی اللہ عنہ فتحب ان تصلی علیہ قال نعم …… فرفع سریرہ فنظر الیہ فکبر علیہ.
(مسند ابی یعلی الموصلی ص799 حدیث 4268)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جبرائیل علیہ السلام رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے (اور) فرمایا معاویہ بن معاویہ لیثی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے ہیں کیا آپ ان کی نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں ……" پس ان کی چارپائی کو اٹھایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور اس پر تکبیر کہی (یعنی ان کی نماز جنازہ پڑھی)

نوٹ: بعض حضرات غائبانہ نماز جنازہ کو ثابت کرنے کے لیے حضرت نجاشی رحمہ اللہ اور حضرت معاویہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے جنازوں کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

ہم کہتے ہیں کہ ان حضرات کے جنازے غائب نہ تھے بلکہ بطور معجزہ آپ ﷺ کے سامنے لائے گئے تھے اور پردوں کو ہٹا دیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

3 ڈاکٹر شفیق الرحمن غیر مقلد لکھتے ہیں: "غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے پر نجاشی رحمہ اللہ کے قصے سے دلیل لی جاتی ہے یہ قصہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے مگر اس سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔"
(نماز نبوی ص296 طبع جون 2002)

4 فلا تجوز الصلوٰۃ علی الغائب …… باتفاق الحنفیۃ والمالکیۃ.
(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج1 ص474)

ترجمہ: غائبانہ نماز جنازہ کے جائز نہ ہونے پر حنفیوں اور مالکیوں کا اتفاق ہے۔

5 قد قال الامام الحافظ المحدث ابن ترکمانی رحمہ اللہ قلت ولو جازت الصلوٰۃ علی غائب لصلی علیہ علی من مات من اصحابہ ولصلی المسلمون شرقا وغربا علی الخلفاء الاربعۃ وغیرھم ولم ینقل ذالک.
(الجوہر النقی علی سنن الکبری للبیہقی ج4 ص51)

ترجمہ: امام ابن ترکمانی رحمہ اللہ نے فرمایا: "میں کہتا ہوں اگر غائب پر نماز (جنازہ) جائز ہوتی تو آپ ﷺ صحابہ کرام میں سے جو فوت ہوتا (غائبانہ) نماز پڑھتے۔ مشرق اور مغرب میں مسلمان خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم اور دیگر حضرات وغیرہ پر ادا کرتے یہ منقول نہیں۔" (یعنی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا ثابت اور جائز نہیں)

6 جناب نذیر علی زئی غیر مقلد لکھتے ہیں: "(غائبانہ نماز جنازہ) دلیل کے عموم کی وجہ سے اور نجاشی رحمہ اللہ کے ساتھ تخصیص کی صریح دلیل نہ ہونے کی بنا پر جائز ہے لیکن چونکہ نبی اکرم ﷺ، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم و دیگر سلف کا عام معمول یہ نہیں تھا۔ لہذا نبی اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے عام معمول کو اپنانا ہی افضل و بہتر ہے بالخصوص جب کہ غائبانہ نماز کو حصول شہرت اور دیگر نام نہاد سیاسی و مالی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہو۔"
(نماز نبوی تحقیق و تخریج زبیر علی زئی ص370)

نوٹ: حضرت ابو ہریرہ، حضرت عمران بن حصین، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہم سے نجاشی رحمہ اللہ کے جنازہ کی روایات منقول ہیں جن سے بعض حضرات نے غائبانہ نماز جنازہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن باوجود روایات کو بیان کرنے کے ان حضرات میں سے کسی ایک نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد اپنی وفات تک کسی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی یا پڑھائی ہو ایسی کوئی صحیح صریح حدیث موجود نہیں جس میں لفظ غائب ہو، روایت بھی مختصر ہو اور نبی اکرم ﷺ سے اس کا حکم بھی ثابت ہو کہ آیا وہ سنت ہے یا واجب؟

چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف نماز کی طرح سلام پھیریں

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال ثلاث خلال کان رسول اللہ ﷺ یفعلھن ترکھن الناس احداھن التسلیم علی الجنازۃ مثل التسلیم فی الصلوٰۃ.
(سنن کبری بیہقی ج4 ص43)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تین کام رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے جنہیں لوگوں نے ترک کر دیا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز جنازہ پر اس طرح سلام پھیرنا جس طرح نماز میں سلام پھیرا جاتا ہے (یعنی نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنا)

تدفین کے وقت یہ دعا پڑھیں

عن عبد الرحمن بن العلاء بن اللجلاج رحمہ اللہ قال قال لی ابی یا بنی اذا مت فالحد لی لحدا فاذا وضعتنی فی لحدی فقل بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ﷺ ثم سن التراب علی سنا.
(مجمع الزوائد ج3 ص162 حدیث 4243)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن العلاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے فرمایا (العلاء رضی اللہ عنہ) اے میرے بیٹے! جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے لیے لحد (یعنی بغلی قبر) بنانا۔ جب مجھے قبر میں رکھنے لگو تو بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ﷺ کہنا، پھر میرے اوپر مٹی ڈالنا۔

تدفین کے بعد سر اور پاؤں کی جانب کھڑے ہو کر کیا پڑھا جائے؟

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ یقول سمعت النبی ﷺ یقول اذا مات احدکم فلا تحبسوہ واسرعوا بہ الی قبرہ ولیقرأ عند رأسہ بفاتحۃ الکتاب وعند رجلیہ بخاتمۃ البقرۃ فی قبرہ.
(معجم کبیر طبرانی ج6 ص255)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں: "جب کوئی فوت ہو جائے تو تم اس کو روکے نہ رکھو اور جلدی لے چلو اس کو اس کی قبر کی طرف اور اس کے سر کی جانب سورہ فاتحہ اور پاؤں کی جانب سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔"

تدفین کے بعد کی دعا

عن عثمان رضی اللہ عنہ قال کان النبی ﷺ اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم ثم سلوا لہ بالتثبیت فانہ الآن یسأل.
(سنن ابی داؤد ج2 ص103)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دفن میت سے فارغ ہو کر قبر پر کھڑے ہوتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے بخشش کی دعا کرو اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ثابت قدمی کی درخواست کرو کیونکہ اس سے اس وقت سوال کیا جاتا ہے۔

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

منگوانے کا پتہ: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

VISIT www.ahnafmedia.com www.alittehaad.org

CONTACT markazhanfi@gmail.com Cell Number: 0321-6353540

باہتمام: احناف میڈیا سروس

امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کے دلائل

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ."

(سورۃ اعراف: 204)

ترجمہ: "جب قرآن مجید پڑھا جائے تو خوب توجہ سے سنو اور بالکل خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

تفسیر: قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْمُفَسِّرُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی اَنْبَأَنَا اِبْنُ وَهْبٍ ثَنَا اَبُوْصَخْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ الْقُرَظِیِّ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَرَءَ فِی الصَّلٰوۃِ اَجَابَهٗ مَنْ وَّرَاءَهٗ اِنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی تَنْقَضِیَ الْفَاتِحَةُ وَالسُّوْرَةُ. فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَلْبَثَ ثُمَّ نَزَلَتْ ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ فَقَرَءَ وَاَنْصَتُوْا."

(تفسیر ابن ابی حاتم رازی: ج4 ص259، کتاب القرأۃ امام بیہقی ص89)

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "پہلے آپ ﷺ نماز پڑھاتے تو پیچھے نماز پڑھنے والے بھی ساتھ ساتھ کلمات دہراتے جاتے، اگر آپ ﷺ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے، تو پیچھے والے بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے یہاں تک کہ سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت مکمل ہو جاتی اور یہ سلسلہ جب تک اللہ نے چاہا، چلتا رہا پھر جب یہ آیت کریمہ ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ نازل ہوئی تو آپ ﷺ قرأت فرماتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہتے۔"

دلیل نمبر 2

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْعَوَانَةَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَحْرٍ الْجُنْدَیْسَابُوْرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَشِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُبَیْدَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَرَءَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ."

(صحیح ابی عوانہ ج1 ص360، سنن ابن ماجہ ص61)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ کہے تو تم "آمین" کہو!

دلیل نمبر 3

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِیْنِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُوْخَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ.

(سنن ابن ماجہ ص61، سنن النسائی ج1 ص146)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے جس وقت امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرآن مجید کی قرأت کرے تو تم خاموش رہو جس وقت امام ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ کہے تو تم "آمین" کہو!"

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُکَیْمَةَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوۃٍ جَهَرَ فِیْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: هَلْ قَرَءَ مَعِیَ مِنْکُمْ اَحَدٌ اٰنِفًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ! اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَا لِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَهَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

(موطا امام مالک ص69، موطا امام محمد ص95)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے جہری نماز (جس میں امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے) سے فارغ ہوئے تو مڑ کر فرمایا کہ "تم میں سے کسی نے میرے پیچھے قرآن مجید پڑھا ہے؟ لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میں سے ایک شخص نے کہا: میں (آپ کے پیچھے قرآن مجید پڑھ رہا تھا) یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: "میں بھی کہوں کہ میرے ساتھ کیوں قرآن کا جھگڑا ہو رہا ہے؟ اس کے بعد لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں قرآن مجید پڑھنے سے رک گئے۔"

دلیل نمبر 5

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّیْثِیِّ اَبِی الْوَلِیْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَرَاَ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ قَالَ: فَاَوْمَأَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَاَبٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْهَانِیْ اَنْ اَقْرَاَ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ فَتَذَاکَرْنَا ذَالِکَ حَتّٰی سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ"

(کتاب الآثار امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ ابی یوسف رحمہ اللہ ص23، مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ ابی محمد حارثی رحمہ اللہ ص116)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ایک آدمی نے حضور ﷺ کے پیچھے ظہر یا عصر کی نماز میں قرآن پڑھا تو دوسرے آدمی نے اس کو اشارے سے روکا (کہ وہ قرآن مجید کی قرأت امام کے پیچھے نہ کرے) جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے اس روکنے والے سے کہا: "کیا تو مجھ کو نبی ﷺ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے روکتا ہے؟ یہ مسئلہ ان دونوں کے درمیان چلتا رہا کہ حضور ﷺ نے یہ سن لیا آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔" یعنی مقتدی کو امام کی قرأت کافی ہے۔

دلیل نمبر 6

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْجَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ وَالْاِمَامُ یَقْرَاُ فَسَکَتُوْا، فَسَاَلَهُمْ ثَلَاثًا فَقَالُوْا اِنَّا لَنَفْعَلُ هٰذَا. قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا.

(سنن طحاوی ج1 ص159، احکام القرآن امام طحاوی رحمہ اللہ ج1 ص252)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم (اس وقت بھی) قرأت کرتے ہو (جبکہ) امام بھی قرأت کرتا ہے؟ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے ان سے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تین مرتبہ سوال کیا تو انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے کہا: "ہم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "تم امام کے پیچھے قرأت نہ کیا کرو!!"

دلیل نمبر 7

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ.

(مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ محمد الحارثی رحمہ اللہ ص114، مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ ابی نعیم رحمہ اللہ ص405)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص امام کے پیچھے ہو تو امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔"

دلیل نمبر 8

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ کَانُوْا یَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ.

(مصنف عبدالرزاق ج2 ص139، عمدۃ القاری ج4 ص449)

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے روکتے تھے۔"

دلیل نمبر 9

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ رحمہ اللہ قَالَ کَانَ عَشَرَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ اَشَدَّ النَّهْیِ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ رضی اللہ عنہ وَعُمَرُ الْفَارُوْقُ رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ."

(عمدۃ القاری ج۴ ص۴۴۹)

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دس:

1. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
2. حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
3. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان
4. حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب
5. حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ
6. حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
7. حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
8. حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
9. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
10. حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت کرنے سے سختی سے روکتے تھے۔

دلیل نمبر 10

رَوَی الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما کَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ یَقْرَاُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ. وَاِذَا صَلّٰی وَحْدَهٗ فَلْیَقْرَاْ: قَالَ وَکَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما لَا یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ.

(موطا امام مالک ص69، موطا امام محمد ص95)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب سوال کیا جاتا کہ کیا کوئی امام کے پیچھے قرأت کرے؟ تو اس کے جواب میں فرماتے تھے: "جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے ہو تو اس کو امام کی قرأت کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو قرأت کرے اور خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔"

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org

CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

منگوانے کا پتہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

باہتمام: احناف میڈیا سروس

مکہ مدینہ والوں سے فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کے شدید اختلاف

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس

مکہ اور مدینہ والوں کا نظریہ

1 مکہ مدینہ والے اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماع امت کے قائل ہیں۔
(مکتوب الشیخ محمد بن عبداللہ اسبیل بحوالہ شرعی فیصلے ص ۹۲۹، تاریخ وہابیت حقائق کے آئینے میں ص ۱۷)

2 مکہ مدینہ والے قیاس شرعی کے قائل ہیں۔
(فتاویٰ ابن تیمیہ ج۱۹ ص ۹۶ بحوالہ شرعی فیصلے)

3 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک ہر ایک کو اجتہاد کا حق نہیں۔
(شرعی فیصلے ص ۱۳۲، تاریخ وہابیت حقائق کے آئینے میں ص ۹۸)

4 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک غیر مجتہد کے لئے اجتہاد حرام اور تقلید واجب ہے۔
(شرعی فیصلے ص ۱۵۸)

5 مکہ مدینہ والے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مقلد ہیں۔
(سیرت شیخ محمد بن عبدالوہاب ص ۵۷، مکتوب الشیخ محمد بن عبداللہ اسبیل بحوالہ شرعی فیصلے ص ۲۱۷، تاریخ وہابیت حقائق کے آئینے میں ص ۹۸)

6 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک تمام مقلدین حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اہلسنت والجماعت فرقہ ناجیہ ہیں۔
(شرعی فیصلے ص ۱۵۳، تاریخ وہابیت حقائق کے آئینے میں ص ۹۷)

7 مکہ مدینہ والے فقہ کے قائل ہیں۔
(شرعی فیصلے ص ۳۳۰، تاریخ وہابیت حقائق کے آئینے میں ص ۹۷، ۹۸، ۱۰۷)

8 مکہ مدینہ میں فقہی نظام رائج ہے۔
(ترجمان وہابیہ ص ۳۲، تاریخ وہابیت ص ۹۷)

9 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرح سنت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم بھی دین کا حصہ ہے۔

10 مکہ مدینہ والے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو معیار حق تسلیم کرتے ہیں۔

11 مکہ مدینہ والے ایصال ثواب کے قائل ہیں۔
(تاریخ وہابیت حقائق کے آئینے میں)

12 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر اطہر میں حیات ہیں اور صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔
(تاریخ وہابیت ص ۹۰، ۱۲۱، فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱۸ ص ۳۳۲)

13 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک روضہ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت وخدمت ضروری ہے۔

14 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں اور بیوی شوہر پر حرام ہو جاتی ہے
(مجلۃ البحوث الاسلامیہ)

15 مکہ مدینہ والے تین طلاقوں کے بعد حلالہ شرعی کے قائل ہیں۔
(مجلۃ البحوث الاسلامیہ)

16 مکہ مدینہ والے ننگے سر نماز نہیں پڑھتے، نماز تو کجا بازار میں بھی ننگے سر نہیں گھومتے ہیں۔

17 مکہ مدینہ والے ناف کے نیچے یا ناف کے اوپر ہاتھ باندھتے ہیں۔

18 مکہ مدینہ والے امام نماز فجر، مغرب اور عشاء میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ با آواز بلند (جہر سے) نہیں پڑھتے اور نہ سنت سمجھتے ہیں۔

19 مکہ مدینہ والے سجدوں میں جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھ نہیں رکھتے تھے۔
(کیفیۃ صلوٰۃ النبی ﷺ للشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز)

20 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک جلسہ استراحت سنت نہیں اور کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
(کیفیۃ صلوٰۃ النبی ﷺ)

21 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں۔ امام کے پیچھے نہ پڑھنے والے کی نماز درست ہے۔

22 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک رکوع میں ملنے والے کی رکعت شمار ہوتی ہے۔

23 مکہ مدینہ والے رمضان اور غیر رمضان میں تین رکعت وتر پڑھتے ہیں۔
(الہدی النبوۃ للشیخ محمد صابونی)

24 مکہ مدینہ والے جمعہ میں دو اذانوں کے قائل ہیں اور اس کو سنت سمجھتے ہیں۔

25 مکہ مدینہ والوں کے امام جمعہ کے خطبہ میں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کرنا فخر سمجھتے ہیں۔

26 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک مسنون تراویح ۲۰ رکعت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف اور صرف ۲۰ رکعت تراویح ہی پڑھی جاتی ہے۔
(رسالہ التراویح للشیخ عطیہ سالم مدرس مسجد نبوی ﷺ و قاضی مدینہ منورہ، رسالہ [illegible] غلام رسول)

27 مکہ مدینہ والے نماز جنازہ آہستہ آواز سے پڑھتے ہیں۔

28 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک احادیث کی روشنی میں عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقہ میں فرق ہے۔

29 مکہ مدینہ والوں کے نزدیک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ امام المسلمین ہیں جن کے متبعین قیامت تک رہیں گے۔
(تاریخ وہابیت حقائق کے آئینے میں)

30 مکہ مدینہ والے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کو نصوص شرعیہ کا فرمانبردار سمجھتے ہیں۔

فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کا نظریہ

1 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماع امت کے منکر ہیں۔ (طریق محمدی ص ۱۸۹، عرف الجادی ص ۱۱، آئینہ عقیدہ دیکھئے ص ۲۵۳)

2 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) قیاس شرعی کے منکر ہے۔ (معیار الحق ص ۹۷، ۱۳۱، ہدیۃ المہدی ص ۹۷، عرف الجادی ص ۳، عقیدہ مسلم ص ۲۹، فتاویٰ ستاریہ ج ۱ ص ۱۸)

3 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کے نزدیک ہر خواندہ و ناخواندہ کو حق اجتہاد و تحقیق حاصل ہے۔ (آئینہ عقیدہ دیکھئے ص ۲۵۳)

4 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کے نزدیک غیر مجتہد کے لئے بھی تقلید حرام اور اجتہاد واجب ہے۔
(مجموعہ رسائل بہاولپوری ص ۲۱۹، ۲۲۳، عقیدہ مسلم از گوندلوی ص ۶۸، دین میں تقلید کا مسئلہ از زبیر علی زئی، آئینہ عقیدہ دیکھئے ص ۲۹۰)

5 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کے نزدیک کسی بھی امام کی تقلید حرام اور شرک ہے۔ (الظفر المبین ص ۱۰، عقیدہ مسلم از گوندلوی، طریق محمدی ص ۱۸۷)

6 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کے نزدیک اللہ کی وسیع و عریض جنت کے مالک صرف وہی اڑھائی ٹوٹرو ہیں باقی تمام مقلدین، بدعتی مشرک اور جہنمی ہیں۔
(اعتصام السنہ ص ۷، ۸، ہدیۃ المہدی ج ۱ ص ۱۲۱، التحقیق فی جواب التقلید ص ۳۱۱، طریق محمدی ص ۱۹)

7 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) فقہ کا منکر ہے۔ (ترجمان وہابیہ ص ۳۲، عقیدہ مسلم ص ۷۴، فقہ کے معنی کی تحریف کردی)

8 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) فقہی نظام کو کفر کا مترادف سمجھتا ہے۔
(التحقیق فی جواب التقلید)

9 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) سنت خلفاء راشدین کا منکر ہے۔ (بدور الاہلہ ج ۱ ص ۲۹، عرف الجادی ص ۱۰۱، ۲۰۷، فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۱۹۲، سیرت ثنائی ص ۱۹۲)

10 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معیار حق ہونے کا منکر ہے۔
(طریق محمدی ص ۷۸، فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۵۲، فتاویٰ ستاریہ ج ۲ ص ۶۶)

11 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) ایصال ثواب کا منکر ہے۔ (ترجمان وہابیہ ص ۹۲)

12 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے اور قائلین سماع کو مشرک کہتا ہے۔
(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۷۰، عقیدہ مسلم از گوندلوی ص ۳۵۵، مجموعہ رسائل بہاولپوری ص ۱۰۸)

13 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کے نزدیک روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم شرک اور بدعت ہے اور اس کا گرانا واجب ہے۔
(عرف الجادی ص ۶۰، الروضۃ الندیۃ ج ۱ ص ۸۱، اہلحدیث کے امتیازی مسائل ص ۱۹)

14 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کرتا ہے اور بیوی کو شوہر پر حلال سمجھتا ہے۔
(فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۵، فتاویٰ اہل حدیث ج ۲ ص ۵۰۵، اہل حدیث کا مذہب ص ۹۵، تنویر الآفاق فی مسئلۃ الطلاق)

15 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) تین طلاقوں کے بعد حلالہ شرعی کا منکر ہے۔ (حلالہ کی چھری)

16 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) ننگے سر نماز پڑھتا ہے اور اسی کو سنت سمجھتا ہے۔ (محمدی نماز ص ۷۰، ۷۱)

17 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) ہمیشہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھتا ہے اور اپنے عمل کو سنت سمجھتا ہے اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو خلاف سنت اور بے ہودہ فعل سمجھتا ہے۔ (قول حق ص ۲۹، صلوٰۃ النبی ص ۱۰۵، اختلاف امت کا المیہ ص ۷۸)

18 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) ہمیشہ نماز فجر، مغرب اور عشاء میں بسم اللہ با آواز بلند پڑھتا ہے اور اسے سنت سمجھتا ہے۔ (صلوٰۃ الرسول)

19 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) سجدوں میں جاتے وقت ہمیشہ گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھ رکھتا ہے اور اسے سنت سمجھتا ہے۔ (محمدی نماز ص ۱۰)

20 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) جلسہ استراحت کو اشد ضروری سمجھتا ہے۔ (رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نماز ص ۸۳، عرف الجادی ص ۳۰)

21 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کے نزدیک امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا فرض ہے بغیر فاتحہ کے مقتدی کی نماز باطل ہے۔
(فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۳۹۸، عرف الجادی ص ۲۶)

22 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کے نزدیک امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے بغیر رکوع میں شامل ہونے سے رکعت نہیں ہوتی۔ لہذا وہ رکعت دوبارہ پڑھے۔
(دستور المتقی ص ۹۰، نزل الابرار ج ۱ ص ۱۳۲، فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۳۹۹، عرف الجادی ص ۲۶)

23 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) رمضان میں تین اور غیر رمضان میں ایک وتر ادا کرتا ہے۔ (دستور المتقی ص ۱۳۲، عرف الجادی ص ۳۲)

24 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) جمعہ میں صرف ایک اذان کا قائل ہے دوسری اذان کا منکر ہے اس کو بدعت کہتا ہے۔
(فتاویٰ ستاریہ ج ۳ ص ۸۵، ۸۷، فتاویٰ علماء حدیث ج ۲ ص ۱۶۹)

25 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کے نزدیک جمعہ کے خطبہ میں خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کرنا بدعت ہے۔
(ہدیۃ المہدی ج ۱ ص ۱۱۰، نزل الابرار ج ۱ ص ۱۵۳)

26 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) ۲۰ رکعت سنت تراویح کو بدعت کہتا ہے اور ہمیشہ ۸ رکعت تراویح پڑھتا ہے۔
(دستور المتقی ص ۱۳۹، صلوٰۃ الرسول)

27 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) نماز جنازہ بلند آواز سے جہراً پڑھتا ہے۔
(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۵۲، فتاویٰ علماء حدیث ج ۵ ص ۱۵۳)

28 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کے نزدیک عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں بلکہ یہ فرق کرنے کو دین میں دخل سمجھتے ہیں۔
(دستور المتقی ص ۱۵۱، صلوٰۃ الرسول)

29 فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کے نزدیک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جہمی، مرجی، بدعتی اور گمراہ تھے۔ العیاذ باللہ۔
(مجموعہ مقالات پر سلفی کا جائزہ ص ۵۲۸)

30 خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے وہ احکام جو نصوص شرعیہ کے خلاف تھے امت نے ان کو رد کر دیا۔
(تنویر الآفاق فی مسئلۃ الطلاق ص ۱۰۷)

منگوانے کا پتہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org

CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

باہتمام: احناف میڈیا سروس

عقائد و نظریات
اہل السنۃ والجماعۃ

سرپرست | ناظم اعلیٰ | چیف ایگزیکٹو

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا — اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان — احناف میڈیا سروس AMS

توحید باری تعالیٰ
اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہیں۔ کسی کے باپ ہیں نہ بیٹے۔ کائنات کا ہر ذرہ ان کا محتاج ہے، وہ کسی کے محتاج نہیں، وہ کل جہان کے خالق و مالک ہیں۔

تقدس ذات و صفات باری تعالیٰ
اللہ تعالیٰ جسم، اعضاء جسم (جیسے ید، وجہ، ساق، انگلیاں وغیرہ) اور لوازم جسم (جیسے کھانے، پینے، نیند، اترنے، چڑھنے اور دوڑنے وغیرہ) سے بھی پاک ہیں۔ قرآن وحدیث میں جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف اعضاء جسم، لوازم جسم یا مخلوق کی صفات کی نسبت ہے، وہاں ظاہری معانی بالاتفاق مراد نہیں ہیں، بلکہ ذات اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کی تعبیرات ہیں۔ پھر سلف یعنی متقدمین کے نزدیک یہ سب صفات متشابہات میں سے ہیں۔ ان کی حقیقت اور مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ جب کہ خلف یعنی متاخرین کے نزدیک ان کی حقیقت اور مراد وجہ علم میں معلوم ہے۔ جیسے ید سے مراد قدرت اور استواء سے مراد استیلاء ہے۔

صدق باری تعالیٰ
اللہ تعالیٰ کا کلام سچا اور واقع کے مطابق ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام جھوٹا ہو سکتا ہے، کفر ہے۔

عموم قدرت باری تعالیٰ
اللہ تعالیٰ اپنے کیے ہوئے فیصلوں کے تبدیل فرمانے پر قادر ہیں اگرچہ وہ اپنے فیصلوں کو بدلتے نہیں ہیں۔

تقدیر باری تعالیٰ
اس عالم میں جو کچھ ہوتا ہے یا ہوگا وہ سب کچھ ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے علم کے مطابق ہر چیز کو پیدا فرماتے ہیں۔ تقدیر علم الٰہی کا نام ہے نہ کہ امر الٰہی کا۔

حقیقت نبوت
نبی اس انسان کو کہتے ہیں جو مبعوث من اللہ، معصوم من الخطاء اور مفترض الاطاع ہو، یعنی وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو، صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہو اور اس کی تابعداری کرنا فرض ہو۔ ان صفات کے ساتھ انبیاء کے علاوہ کسی اور انسان کو ماننا اگرچہ اس کے لیے نبی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے، کفر ہے۔

نوٹ: نبی ہمیشہ مرد ہوتا ہے عورت نبی نہیں بن سکتی اور جنات کے لیے بھی انسان ہی نبی ہوتا ہے۔ نبوت وہبی چیز ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے عطا ہوتی ہے، اپنی محنت سے عبادت کر کے کوئی شخص نہ نبی بن سکتا ہے اور نہ ہی نبی کے مرتبہ اور مقام کو پہنچ سکتا ہے۔

صداقت نبوت
حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک جتنے نبی اور رسول آئے سارے برحق اور سچے ہیں۔

دوام نبوت
انبیاء کرام علیہم السلام، وفات کے بعد بھی اپنی مبارک قبروں میں اسی طرح حقیقتاً نبی اور رسول ہیں۔ جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیات مبارکہ میں نبی اور رسول تھے، البتہ باقی انبیاء علیہم السلام کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور قیامت تک کے لیے نجات کا مدار آنحضرت ﷺ کی شریعت پر ہے۔

ختم نبوت
آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد عالم دنیا میں کسی بھی قسم کی جدید نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام اور آمد مہدی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ اور حضور اکرم ﷺ ہی کی شریعت کو نافذ فرمائیں گے اور حضرت مہدی حضور اکرم ﷺ کی امت میں پیدا ہوں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف جہاد کریں گے۔ اور حضرت عیسیٰ کی زندگی میں ہی وفات پائیں گے۔

فائدہ: عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام و آمد مہدی عقیدہ ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ نبی ہیں مگر قیامت کے قریب آسمان سے حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے جب کہ حضرت مہدی کی تو پیدائش ہی امتی کی پیدائش ہوگی۔

حیات انبیاء علیہم السلام
تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی مبارک قبروں میں اپنے دنیاوی جسموں کے ساتھ بتعلق روح بغیر تکلف ہونے اور بغیر لوازم دنیا کے زندہ ہیں اور مختلف جہتوں کے اعتبار سے اس حیات کے مختلف نام ہیں۔ جیسے حیات دنیوی، حیات جسمانی، حیات حقیقی، حیات حسی، حیات برزخی، حیات روحانی۔

ملائکہ
اللہ تعالیٰ نے ان کو نور سے پیدا فرمایا ہے، یہ ہماری نظروں سے غائب ہیں، نہ مرد ہیں اور نہ ہی عورت ہیں جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو مقرر فرمایا ہے ان کو سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ البتہ ان میں حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام مقرب اور مشہور ہیں۔

فائدہ: رسل بشر، رسل ملائکہ سے افضل ہیں اور رسل ملائکہ باقی تمام فرشتوں اور انسانوں سے افضل ہیں۔ اور عام فرشتے عام انسانوں سے افضل ہیں۔

جنات
اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو آگ سے پیدا فرمایا جن کو جنات کہتے ہیں۔ ان میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی اور جنات بھی انسانوں کی طرح احکام شریعت کے مکلف ہیں اور مرنے کے بعد انسانوں کی طرح ان کو بھی عذاب و ثواب ہوگا اور جنات میں کوئی نبی نہیں ہے۔

کتب سماویہ
جس زمانے میں جس نبی پر جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی وہ برحق اور سچی ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل، اور آنحضرت ﷺ پر قرآن مجید نازل فرمایا۔ البتہ اب باقی کتابیں منسوخ ہو گئی ہیں اور اب قیامت تک کے لیے کتب سماویہ میں سے واجب الاتباع اور نجات کا مدار صرف قرآن کریم ہے۔

صداقت قرآن
سورۃ فاتحہ سے لے کر والناس تک قرآن کریم کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ اس میں ایک بھی لفظ کے انکار یا تحریف کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

عذاب قبر
موت کے بعد اس دنیا والی قبر میں منکر نکیر کا سوال و جواب اور اس کے بعد جسم یا ذرات جسم اور روح کو ثواب یا عذاب ہونا برحق ہے۔

آخرت
(الف) دنیا میں کیے ہوئے اچھے اور برے اعمال کی جزا اور سزا کے لیے تمام انسانوں کا میدان محشر میں جمع ہونا۔ (ب) اعمال کا حساب و کتاب ہونا۔ (ج) پل صراط سے گزرنا۔ (د) انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کا شفاعت کرنا۔ (ہ) نیک لوگوں کا جنت میں جانا اور برے لوگوں کا جہنم میں جانا۔ (و) اس کے بعد غیر فانی زندگی کا شروع ہونا برحق ہے۔

عرض اعمال
حضور ﷺ پر روضہ مبارک میں امت کے اچھے اور برے اعمال اجمالی طور پر پیش ہوتے ہیں۔

سماع صلوٰۃ و سلام
آنحضرت ﷺ قبر مبارک کے پاس پڑھے جانے والے صلوٰۃ و سلام کو بنفس نفیس سنتے اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اور دور سے پڑھے جانے والے صلوٰۃ و سلام کو فرشتے آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچاتے ہیں۔

فضیلت و زیارت روضہ اطہر
زمین کا وہ حصہ جو آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک سے مس کیے ہوئے ہے کائنات کے سب مقامات حتیٰ کہ کعبہ، عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے۔

فائدہ: روضہ اطہر کی زیارت کے وقت آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف متوجہ کر کے کھڑا ہونا روضہ اطہر کی زیارت کے آداب میں سے ہے۔ اور اسی حالت میں دعا مانگنا جائز اور مستحب ہے۔

سفر مدینہ منورہ
سفر مدینہ منورہ کے وقت روضہ پاک، مسجد نبوی اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی نیت کرنا افضل اور باعث اجر و ثواب ہے۔ البتہ خاص روضہ پاک کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے۔

مسئلہ استشفاع
آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا کہ حضرت! آپ میری مغفرت کی سفارش فرمائیں جائز ہے۔

عظمت انبیاء علیہم السلام
کائنات کی تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ مرتبہ اور مقام حضرات انبیاء علیہم السلام کا ہے اور انبیاء علیہم السلام میں سے بعض بعض سے افضل ہیں اور حضور اکرم ﷺ تمام انبیاء سے افضل اور اعلیٰ ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔

عظمت علوم نبوت
ہر نبی اپنے زمانے میں شریعت مطہرہ کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے اور ہر نبی کو لوازم نبوت علوم تمام عطا ہوتے ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ چونکہ اولین و آخرین کے نبی ہیں اس لیے حضور ﷺ کو اولین و آخرین اور تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا فرمائے گئے۔

صلوٰۃ و سلام
آنحضرت ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا آپ ﷺ کا حق اور نہایت باعث اجر و ثواب ہے اور کثرت کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھنا حضور ﷺ کے قرب اور شفاعت کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور افضل درود شریف وہ ہے جس کے الفاظ بھی آپ ﷺ سے منقول ہوں۔

فائدہ: زندگی میں ایک مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا فرض ہے اور جب مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک آئے تو ایک دفعہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔

ذکر رسول اللہ ﷺ
وہ تمام حالات و واقعات جن کا آنحضرت ﷺ سے ذرا بھی تعلق ہے، ان کا ذکر کرنا نہایت پسندیدہ اور مستحب ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی نیند
نیند کی حالت میں انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں تو سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ اس لیے ان مبارک ہستیوں کا خواب دیکھنا بھی وحی کے حکم میں ہے۔ اور نیند کے باوجود ان حضرات کا وضو باقی رہتا ہے۔

حقیقت معجزہ
معجزہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور اس میں نبی کے اختیار کو دخل نہیں ہوتا اس لیے معجزے کو شرک کہہ کر معجزے کا انکار کرنا یا معجزے سے دھوکہ کھا کر انبیاء علیہم السلام کے لیے مختار کل اور قادر مطلق ہونے کا عقیدہ رکھنا دونوں غلط ہیں۔

معجزات انبیاء علیہم السلام
انبیاء علیہم السلام کے معجزات (مثلاً موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، اور آنحضرت ﷺ کا حالت نماز میں پشت کی جانب سے سامنے کی طرح دیکھنا وغیرہ) برحق ہیں۔

توہین رسالت
انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی شان میں کسی بھی طرح کی گستاخی و بے ادبی کرنا یا گستاخی اور بے ادبی کو جائز سمجھنا کفر ہے۔ مثلاً آپ ﷺ کے لیے صرف اتنی ہی فضیلت کا قائل ہونا جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہے کفر اور بے ادبی ہے۔

توہین علم نبوت
اس بات کا قائل ہونا کہ فلاں شخص کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ ہے یا علوم نبوت یعنی علم دین کو باقی علوم و فنون کے مقابلے میں گھٹیا سمجھنا یا علماء دین کی بوجہ علم دین تحقیر کرنا کفر ہے۔

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم
انبیاء علیہم السلام کے بعد انسانوں میں سب سے اعلیٰ ترین درجہ بالترتیب یہ ہے:

(۱) خلفاء راشدین علی ترتیب الخلافۃ (۲) عشرہ مبشرہ

(۳) اصحاب بدر (۴) اصحاب بیعت رضوان۔ (۵) فتح مکہ تک

(۶) وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم جنہیں فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے اور قرآن کریم میں اہل ایمان کی جس قدر صفات کمال کا ذکر آیا ہے، اس کا اولین اور اعلیٰ ترین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

معیار حق و صداقت
پوری امت کیلئے صحابہ کرام معیار حق و صداقت ہیں یعنی جو عقائد و مسائل صحابہ کرام کے عقائد و مسائل کے مطابق ہوں وہ حق ہیں اور جو ان کے مطابق نہ ہوں وہ باطل اور گمراہی ہیں۔

حب صحابہ و اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم
صحابہ کرام اور اہل بیت کے ساتھ محبت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کی علامت ہے اور صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم دونوں سے بغض یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے محبت اور دوسرے کے ساتھ بغض رسول اللہ ﷺ سے بغض کی علامت اور گمراہی ہے۔

عفت امہات المومنین
حضور ﷺ کے اہل بیت جن کا اولین مصداق امہات المومنین رضی اللہ عنہن ہیں کو پاک دامن اور صاحب ایمان ماننا ضروری ہے۔

خلافت راشدہ موعودہ
آیت استخلاف میں جس خلافت کا وعدہ ہے وہ حضرت ابوبکر صدیق سے شروع ہو کر حضرت علی پر ختم ہوگئی اور خلافت راشدہ سے مراد خلفاء اربعہ (چار خلفاء) رضی اللہ عنہم کا دور ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت، خلافت عادلہ ہے۔

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم
مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں حق حضرت علی کی جانب تھا اور ان کے مخالف خطا پر تھے لیکن یہ خطا، خطا عنادی نہ تھی بلکہ خطاء اجتہادی تھی اور خطاء اجتہادی پر طعن اور ملامت جائز نہیں بلکہ سکوت واجب ہے اور اس پر ایک اجر کا حدیث پاک میں وعدہ ہے۔

حق حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ
حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے باہمی اختلاف میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یزید کی حکومت نہ خلافت راشدہ تھی اور نہ خلافت عادلہ، اور یزید کے عمل فسق سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بری ہیں۔

ثواب و گناہ
نیکی کا کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کا ذریعہ تب بنتا ہے جب وہ سنت رسول اللہ ﷺ اور سنت صحابہ رضوان اللہ علیہم کے موافق ہو ورنہ بدعت اور گناہ ہے۔

ولایت
ولایت کسبی چیز ہے کوئی بھی انسان عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کا ولی بن سکتا ہے اور ولایت کا مدار کشف و الہام پر نہیں بلکہ تقویٰ اور اتباع سنت پر ہے۔

کرامات اولیاء
اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں اور کرامت چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے، جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے، اور اس میں ولی کے اپنے اختیار کو دخل نہیں ہوتا اس لیے کرامت کو شرک کہہ کر اس کا انکار کرنا یا کرامت سے دھوکہ کھا کر اولیاء اللہ کیلئے اختیارات کا عقیدہ رکھنا دونوں غلط ہیں۔ غیر متقی سے خرق عادت امور کا صدور استدراج ہے نہ کہ کرامت۔

مسئلہ توسل
دعا میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد (مثلاً یوں کہنا کہ اے اللہ! فلاں نبی یا فلاں بزرگ کے وسیلے سے میری دعا قبول فرما) جائز ہے۔ کیونکہ ذوات صالحہ کے ساتھ توسل در حقیقت ان کے اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ ہے اور اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ بالاتفاق جائز ہے۔

معیار حق و باطل
رسول اکرم ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے شروع ہو کر پوری امت میں تسلسل کے ساتھ چلنے والا عقیدہ اور عمل حق ہے اور جس عقیدہ اور عمل کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے منقطع ہو وہ باطل ہے۔

حفاظت دین کا مدار
دین کی حفاظت کا مدار تین چیزوں (قرآن، سنت اور فقہ) پر ہے۔ البتہ کتاب و سنت کی تشریح اور تحقیق کا حق صرف مجتہدین کو ہے۔

اصول اربعہ
دین اسلام کے اعمال و احکام اور جامعیت کیلئے اصول اربعہ یعنی چار اصولوں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ ﷺ (۳) اجماع امت (۴) قیاس شرعی کا ماننا ضروری ہے۔ اور ان اصول اربعہ سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقہ ہے جس کا انکار حدیث کے انکار کی طرح دین میں تحریف کا بہت بڑا سبب ہے۔

اجتہاد و تقلید
اعمال دین کی عملی صورت مجتہد کا اجتہاد اور مجتہد کے اجتہاد پر عمل یعنی تقلید ہے۔ پس مطلق اجتہاد اور مطلق تقلید ضروریات دین میں سے ہے جس کا انکار کفر ہے۔ البتہ متعین چار ائمہ (امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، امام مالک، امام محمد بن ادریس شافعی اور امام احمد بن حنبل) رحمہم اللہ کی فقہ اور تقلید کا انکار کرنا گمراہی ہے۔ چونکہ حق اہل السنۃ والجماعۃ کے مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں بند ہے اس لیے نفس پرستی اور خواہش پرستی کے اس زمانے میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔

نوٹ: ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کے مقلد ہیں۔

اعتقادی و اجتہادی اختلاف
اعتقادی اختلاف امت کیلئے زحمت ہے، جب کہ مجتہدین کا اختلاف امت کیلئے رحمت ہے اور مقلدین و مجتہدین دونوں کیلئے باعث اجر و ثواب ہے۔ مگر درست اجتہاد پر دو اجر ہیں اور غلط اجتہاد پر ایک اجر، بشرطیکہ اجتہاد کنندہ میں اجتہاد کرنے کی اہلیت ہو۔

تصوف
روحانی بیماریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کا نام تصوف ہے جس کو قرآن کریم میں تزکیہ نفس اور حدیث میں لفظ احسان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بیعت
عقائد، اعمال اور اخلاق کی اصلاح فرض ہے جس کیلئے صحیح العقیدہ، سنت کے پابند، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے طالب مجاز بیعت شیخ طریقت سے بیعت ہونا مستحب ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ
اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے دشمنان دین سے اللہ کی رضا کی خاطر جنگ کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جو کہ شعائر اسلام، مسلمانوں کے ایمان، مال اور جان کی حفاظت، اسلام کی شان و شوکت، نفاذ دین کا سب سے بڑا موثر ذریعہ اور اعمال شریعت میں سے سب سے افضل عمل ہے۔

تصدیق اکابر
امام اہل سنت، ترجمان علماء دیوبند حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر نور اللہ مرقدہ

حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

حضرت مولانا محمد یوسف خان نور اللہ مرقدہ — شیخ الحدیث جامعہ تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر

حضرت مولانا عبد الستار صاحب

حضرت مولانا عبد المجید صاحب دامت برکاتہم — باب العلوم کہروڑ پکا

امام الاولیاء حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell:0346-7357394,0332-6311808

منگوانے کا پتہ: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

باہتمام: احناف میڈیا سروس

قربانی اور ایّامِ قربانی کے دلائل

سرپرست — ناظم اعلیٰ — چیف ایگزیکٹو

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا — اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان — احناف میڈیا سروس AMS

ثبوتِ قربانی

1 قال اللہ تعالیٰ: فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔

(سورۃ الکوثر:2)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز پڑھئے اپنے رب کے لئے اور قربانی کیجئے!

2 قال اللہ تعالیٰ: وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا لِّیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ۔

(سورۃ الحج:34)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کردی تاکہ اللہ نے جو چوپائے انہیں دیے ہیں ان پر اللہ کا نام لیا کریں۔"

3 عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ ؓ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ؟ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ ؑ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْھَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ۔ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ؟ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ۔

(سنن ابن ماجہ ص226)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ؓ نے بیان فرمایا کہ صحابہ ؓ نے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ قربانی کیا ہے؟ (یعنی قربانی کی حیثیت کیا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم ؑ کی سنت (اور طریقہ) ہے۔ صحابہ ؓ نے کہا کہ ہمیں اس قربانی کے کرنے میں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی۔ صحابہ کرام ؓ نے (پھر سوال کیا) یارسول اللہ ﷺ! اون (کے بدلے میں کیا ملے گا؟) فرمایا اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ملے گی۔

صاحبِ نصاب پر قربانی واجب ہے

1 فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ دلالتھا علی وجوب صلوٰۃ العید ونحر البدن بعدھا ظاھرۃ۔

(اعلاء السنن ج17 ص218)

ترجمہ: "فصل لربک" سے جس طرح نماز عید کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے اسی طرح "وانحر" سے قربانی کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے۔

2 عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ سَعَۃٌ وَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا۔

(سنن ابن ماجہ ص226)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص استطاعت کے باوجود بھی قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔"

نوٹ: اس حدیث میں قربانی نہ کرنے پر وعید آئی ہے اور وعید واجب چھوڑنے پر ہوا کرتی ہے

3 عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَیْمٍ ؓ قَالَ کُنَّا وُقُوْفًا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ بِعَرَفَۃَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰی کُلِّ اَھْلِ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اُضْحِیَّۃً۔

(سنن ابن ماجہ باب الاضاحی واجبۃ ھی ام لا ص226)

ترجمہ: حضرت مخنف بن سلیم ؓ نے بیان کیا: "ہم عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو ہر گھر والے (یعنی صاحب نصاب) پر ہر سال قربانی (واجب) ہے۔"

قربانی کے جانور

قال اللہ تعالیٰ: ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ ...... الآیۃ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَیْنِ ......

(سورۃ الانعام 143،144)

ترجمہ: آٹھ نر و مادہ ہیں، دو بھیڑوں میں سے دو بکریوں میں سے دو اونٹوں میں سے اور دو گایوں میں سے

نوٹ: بھینس گائے کے حکم میں ہے اور بھینس کی قربانی جائز ہے۔

بھینس کی قربانی جائز ہے

1 واجمعوا علی ان حکم الجوامیس حکم البقرۃ۔

(کتاب الاجماع لابن منذر ص37)

ترجمہ: ائمہ حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ بھینس کا حکم گائے والا ہے۔ (یعنی دونوں کا حکم ایک ہے)

2 قاضی محمد عبداللہ ایم اے ایل ایل بی (خانپوری) کا فتویٰ: ...... تمام علماء کا اس مسئلہ میں اجماع ہے کہ سب بہیمۃ الانعام (چرنے چگنے والے چوپایوں) کی قربانی جائز ہے۔ کم از کم بھینس کی قربانی میں کوئی شک نہیں ہے۔

(الاعتصام ج20 ش42، 43 ص9)

بھینس کی قربانی غیر مقلدین علماء کی نظر میں

1 مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ:

جہاں حرام چیزوں کی فہرست دی ہے وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُہٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَۃً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا "(سورۃ الانعام) ان چیزوں کے سوا جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے بھینس ان میں نہیں اس کے علاوہ عرب لوگ بھینس کو بقرۃ (گائے) میں داخل سمجھتے ہیں

تشریح: ہاں اگر اس (بھینس) کو جنس بقر (گائے کی جنس) سے مانا جائے گا۔ عموم بہیمۃ الانعام پر نظر ڈالی جائے تو حکم جواز قربانی کے لیے یہ علت کافی ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج1 ص807 ناشر ادارہ ترجمان السنہ 11 ولی)

2 حافظ محمد گوندلوی کا فتویٰ:

بھینس بھی بقر میں شامل ہے اس کی قربانی جائز ہے۔

(الاعتصام ج20 ش9، 10 ص29)

3 عبدالقادر حصاروی ساہیوال کا فتویٰ:

خلاصہ بحث یہ ہے کہ بکری گائے کی (قربانی) مسنون ہے اور بھینس بھینسا کی قربانی جائز اور مشروع ہے اور ناجائز کہنے والے کا مسلک واضح نہیں ہے۔

(الاعتصام ج26 ش150 فتاویٰ علمائے حدیث ج13 ص71)

4 ابوعمر عبدالعزیز نورستانی کا فتویٰ:

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر میری ناقص رائے میں ان علماء کا موقف درست اور صحیح ہے جو (بھینس کی قربانی کے) قائل ہیں۔

(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ از حافظ نعیم الحق ملتانی ص154)

5 حافظ عبدالستار نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث کراچی کا فتویٰ:

واضح ہو کہ شرعاً بھینس چوپایہ جانوروں میں سے ہے اور اس کی قربانی کرنا درست ہے۔ کیونکہ گائے کی جنس سے ہے گائے کی قربانی جائز ہے اس لیے بھینس کی قربانی جائز و درست ہے اس دلیل کو اگر نہ مانا جائے تو گائے کے ہم جنس بھینس کے دودھ اور اس کا گوشت کے حلال ہونے کی بھی دلیل مشکوک ہو جائے گی۔

(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ ص156)

6 حافظ احمد اللہ فیصل آبادی کا فتویٰ:

میری کئی سالوں کی تحقیق ہے کہ بھینسے کی قربانی جائز ہے لہٰذا میں آپ کے ساتھ بھینسے کی قربانی کرنے میں متفق ہوں۔

(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ ص159)

7 پروفیسر سعد مجتبیٰ السعیدی تبصرہ کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں کہ: لہٰذا گائے کی مانند بھینس کی قربانی بلاتردد جائز ہے۔

(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ ص18)

8 مولوی محمد رفیق الاثری پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

یہ مسئلہ کہ قربانی میں بھینس ذبح کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ سلف صالحین میں متنازعہ مسائل میں شمار نہیں ہوا چند سال سے یہ مسئلہ اہلحدیث عوام میں قابل بحث بنا ہوا ہے۔ جبکہ ایسے مسئلہ میں شدت پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ ص19)

قربانی کے جانور کی عمر

بھیڑ بکری ایک سال کی ہو یا ایسی بھیڑ اور دنبہ جو چھ ماہ کا لیکن دیکھنے میں ایک سال کا معلوم ہوتا ہو اور گائے بھینس دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا ہو تو ان سب جانوروں کی قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ۔

(صحیح مسلم ج2 ص155 باب سن الاضحیہ)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم عمر والا جانور ذبح کرو۔ اگر عمر والا جانور ملنا مشکل ہو تو بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ جو دیکھنے میں سال کا لگتا ہو ذبح کرو۔"

اونٹ اور گائے میں شرکاء کی تعداد

1 عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مُھِلِّیْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ نَّشْتَرِکَ فِی الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ کُلُّ سَبْعَۃٍ مِّنَّا فِیْ بَدَنَۃٍ۔

(صحیح مسلم ج2 ص424 باب جواز الاشتراک)

ترجمہ: حضرت جابر ؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے اور آپ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم میں سے اونٹ اور گائے میں سات سات (آدمی) شریک ہو جائیں۔

2 عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِشْتَرِکُوْا فِی الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ کُلُّ سَبْعَۃٍ فِیْ بَدَنَۃٍ۔

(اعلاء السنن ج17 ص204 صحیح ابن حبان ص3919 باب القران)

ترجمہ: حضرت جابر ؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: "تم اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو جاؤ۔"

3 عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ اَلْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ وَالْبَقَرَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ۔

(صحیح مسلم ج2 ص424 باب جواز الاشتراک فی الھدی)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال قربانی کی اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور بیل سات آدمیوں کی طرف سے۔

بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے

1 عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّہٗ قَالَ اَلشَّاۃُ عَنْ وَّاحِدٍ۔

(اعلاء السنن ج17 ص210 باب ان البدنۃ عن سبعۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا کہ (قربانی میں) بکری ایک (آدمی) کی طرف سے ہے۔

نوٹ: زبیر علی زئی لکھتے ہیں: "بکری اور مینڈھے میں اتفاق ہے کہ صرف ایک آدمی کی طرف سے ہی کافی ہے۔"

(مقالات زبیر علی زئی ج2 ص215)

خصی جانور کی قربانی پسندیدہ ہے

عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ ذَبَحَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مُوْجَئَیْنِ۔

(سنن ابی داؤد ج2 ص30 باب ما یستحب من الضحایا)

ترجمہ: حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن سینگوں والے دھبے دار خصی دو مینڈھے ذبح کیے۔"

حلال جانور کے سات اعضاء کھانا مکروہ ہیں

عَنْ مُجَاھِدٍ ؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَکْرَہُ مِنَ الشَّاۃِ سَبْعًا اَلدَّمَ وَالْحَیَاءَ وَالْاُنْثَیَیْنِ وَالْغُدَّۃَ وَالذَّکَرَ وَالْمَثَانَۃَ وَالْمَرَارَۃَ۔

(مصنف عبدالرزاق ج4 ص409 باب ما یکرہ من الشاۃ)

ترجمہ: حضرت مجاہد ؓ بیان کرتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ بکرے کے سات اعضاء کے (کھانے کو) پسند نہیں کرتے تھے۔ (1) خون (2) مادہ جانور کی شرمگاہ (3) خصیتین (4) حرام مغز (5) نر جانور کی پیشاب گاہ (6) مثانہ (7) پتا

قربانی کا وقت

1 قربانی کا وقت شہر والوں کے لئے نماز عید ادا کرنے کے بعد اور دیہات والوں کے لیے (جن پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے) صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے لیکن سورج طلوع ہونے کے بعد کرنا بہتر ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج5 ص364 فتاویٰ شامی ج9 ص528 موطا امام محمد ص282 باب الرجل یذبح اضحیتہ)

2 اَنَّ عُوَیْمِرَ بْنَ اَشْقَرَ ؓ ذَبَحَ اُضْحِیَتَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّغْدُوَ یَوْمَ الْاَضْحٰی وَاَنَّہٗ ذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّعُوْدَ بِاُضْحِیَۃٍ اُخْرٰی۔

(موطا امام محمد ص282 باب الرجل یذبح اضحیتہ موطا امام مالک ص495)

ترجمہ: حضرت عویمر بن اشقر ؓ نے عید الاضحیٰ کے دن صبح سے پہلے اپنی قربانی کرلی اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ دوسری قربانی کرو۔

شرائط قربانی

قربانی کے واجب ہونے کی چار شرطیں ہیں

(1) مسلمان ہونا (2) آزاد ہونا (3) مقیم ہونا (4) مالدار ہونا

مسافر پر قربانی واجب نہیں

عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسَافِرِ اُضْحِیَۃٌ

(المحلیٰ بالآثار ج6 ص37 کتاب الاضاحی)

ترجمہ: حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ مسافر پر قربانی (واجب) نہیں۔

قربانی کے تین دن ہیں

1 عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ اَلْاَیَّامُ الْمَعْلُوْمَاتُ یَوْمُ النَّحْرِ وَیَوْمَانِ بَعْدَہٗ۔

(تفسیر ابن ابی حاتم رازی ج6 ص261)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: "ایام معلومات یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) اور اس کے بعد دو دن (11، 12 ذی الحجہ) ہیں۔"

2 عَنْ عَلِیٍّ ؓ اَلنَّحْرُ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ

(احکام القرآن امام طحاوی ج2 ص205)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں: "کہ قربانی تین دن ہے۔"

3 عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ؓ قَالَ اَلذَّبْحُ بَعْدَ النَّحْرِ یَوْمَانِ۔

(سنن کبریٰ بیہقی ج9 ص297 باب من قال الاضحی یوم النحر)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ نے فرمایا: "قربانی (دسویں ذی الحجہ یعنی عید کے دن کے) بعد صرف دو دن ہے۔"

قربانی کے تین دن کے متعلق غیر مقلدین کا فیصلہ

1 جناب زبیر علی زئی (غیر مقلد) لکھتے ہیں: "قول راجح میں قربانی تین دن ہیں۔"

(مقالات علی زئی ج2 ص219 الحدیث 44 ص126)

نیز لکھتے ہیں: "سیدنا علی المرتضیٰ (ؓ) اور جمہور صحابہ کرام (ؓ) کا یہی قول ہے کہ قربانی کے تین دن ہیں ایک عید الاضحیٰ اور دو دن بعد میں تو ہماری تحقیق میں راجح ہے اور امام مالک (ؒ) نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔"

(فتاویٰ علی زئی ج2 ص181)

2) مولوی عمر فاروق غیر مقلد لکھتے ہیں: "تین دن قربانی کے قائلین کا مذہب راجح اور قرین صواب ہے۔"

(قربانی اور عقیقہ کے مسائل ص13)

عید کے چوتھے دن قربانی کرنا سنت سے ثابت نہیں

مولوی محمد فاروق (غیر مقلد) لکھتے ہیں:

بعض لوگ قصداً قربانی میں تاخیر کرکے تیرہ ذوالحجہ کو ذبح کرتے ہیں اور تاثر دیا جاتا ہے کہ چونکہ یہ دن بھی ایام قربانی میں شامل ہے اور اس دن لوگوں نے قربانی ترک کر دی ہے لہٰذا ہم یہ عمل سنت متروکہ کے احیاء کی خاطر کرتے ہیں لیکن چوتھے دن قربانی کرنا سنت سے ثابت ہی نہیں تو متروک سنت کیسے ہوئی؟ بلکہ ایام قربانی تین دن (10، 11، 12 ذوالحجہ) ہیں، تیرہ ذوالحجہ کا دن ایام قربانی میں شامل ہی نہیں۔

(قربانی اور عقیقہ کے مسائل ص141)

قربانی کا نصاب

ہر اس شخص پر قربانی واجب ہے جس پر صدقۃ الفطر واجب ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج5 ص360)

ذبح کون کرے

قربانی کے جانور کو مسلمان ذبح کرے گا۔

(فتاویٰ شامی ج9 ص474)

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

ملنے کا پتہ: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

آمین آہستہ کہنے کے دلائل

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا
ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان
چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس (AMS)

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن

دلیل نمبر 1

آمین دعا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:
"قَدْ اُجِیْبَتْ دَعْوَتُکُمَا......"
(سورۃ یونس:89)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کے بارے میں فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی۔

"اَخْرَجَ اَبُوالشَّیْخِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ مُوْسٰی علیہ السلام اِذَا دَعَا اَمَّنَ هَارُوْنُ علیہ السلام عَلٰی دُعَائِهٖ. یَقُوْلُ آمِیْنَ"
(تفسیر در منثور ج3 ص567)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا مانگتے اور حضرت ہارون علیہ السلام ان کی دعا پر آمین کہتے۔"

"قَالَ عَطَاءٌ آمِیْنُ دُعَاءٌ"
(صحیح بخاری: ج1 ص107)

ترجمہ: معروف جلیل القدر تابعی حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "آمین دعا ہے۔"

دعا میں اصل یہ ہے کہ آہستہ کی جائے

"اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً"
(سورۃ الاعراف:55)

ترجمہ: دعا مانگو تم اپنے رب سے عاجزی اور آہستہ آواز سے۔

دلیل نمبر 2

آمین اللہ تعالیٰ کا نام ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ وَهِلَالِ بْنِ یَسَافٍ وَّ مُجَاهِدٍ رحمہم اللہ قَالَ: آمِیْنُ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی.
(مصنف عبدالرزاق ج2 ص64، مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص316)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ہلال بن یساف رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "آمین" اللہ کا نام ہے۔

ذکر میں اصل یہ ہے کہ آہستہ کیا جائے

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ.
(سورۃ اعراف:205)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "ذکر کیجیے اپنے رب کا دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ، آہستہ آواز میں۔"

قَالَ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّیْنِ الرَّازِیُّ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ اِخْفَاءُ التَّامِیْنِ اَفْضَلُ وَاحْتَجَّ اَبُوْحَنِیْفَةَ عَلٰی صِحَّةِ قَوْلِهٖ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ (آمِیْنَ) وَجْهَانِ اَحَدُهُمَا: اَنَّهٗ دُعَاءٌ. وَالثَّانِیْ: اَنَّهٗ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ فَاِنْ کَانَ دُعَاءً وَجَبَ اِخْفَائُهٗ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً﴾ وَاِنْ کَانَ اِسْمًا مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَجَبَ اِخْفَائُهٗ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً﴾
(تفسیر کبیر امام رازی ج14 ص131)

ترجمہ: امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "آہستہ آواز سے "آمین" کہنا افضل ہے اور اپنے قول کی صحت پر دلیل قائم کی اور فرمایا کہ اس قول (آمین) میں دو جہتیں ہیں:

1. آمین دعا ہے۔
2. آمین اللہ کا نام ہے۔

اگر آمین "دعا" ہے تو اس کا آہستہ آواز سے کہنا واجب ہے ﴿اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً﴾ کی وجہ سے اور اگر آمین اللہ تعالیٰ کا نام ہے تو بھی اس کا آہستہ آواز سے کہنا واجب ہے ﴿وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً﴾ کی وجہ سے۔"

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِیْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: "خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ"
(مسند احمد: ج1 ص228)

ترجمہ: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے بہتر ذکر آہستہ آواز کے ساتھ کرنا ہے۔"

دلیل نمبر 3

نماز میں آمین آہستہ کہا جائے

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاؤُدَ الطَّیَالِسِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ کُهَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجْرًا اَبَا الْعَنْبَسِ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ یُحَدِّثُ عَنْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا قَرَأَ ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ قَالَ آمِیْنَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ.
(مسند ابی داؤد طیالسی ص138، مسند احمد ج4 ص389)

ترجمہ: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ کی قرأت کی تو "آمین" آہستہ آواز سے کہی۔"

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاؤُدَ السِّجِسْتَانِیُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَزِیْدُ نَا سَعِیْدٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ تَذَاکَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَکْتَتَیْنِ: سَکْتَةً اِذَا کَبَّرَ وَسَکْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَائَةِ ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾
(سنن ابی داؤد: ج1 ص122)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے درمیان نماز میں سکتوں کے متعلق مذاکرہ ہوا تو حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں دو سکتوں کو یاد کیا ایک جب تکبیر تحریمہ کہتے، سکتہ کرتے یعنی خاموش رہتے اور دوسرا جب ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ کی قرأت سے فارغ ہوتے تو سکتہ کرتے یعنی خاموش رہتے۔"

دلیل نمبر 5

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْجَعْفَرٍ الطَّحَاوِیُّ الْحَنَفِیُّ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ الْکَیْسَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ نَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ رضی اللہ عنہما لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِیْنِ.
(سنن طحاوی ج1 ص150)

ترجمہ: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور آمین کی قرأت کے وقت آواز بلند نہیں کرتے تھے۔"

دلیل نمبر 6

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ وَعَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِیْنِ.
(اعلاء السنن ج2 ص249)

ترجمہ: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور آمین کی قرأت کے وقت آواز بلند نہیں کرتے تھے۔"

دلیل نمبر 7

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ یُخْفِی الْاِمَامُ ثَلَاثًا: اَلْاِسْتِعَاذَةَ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَآمِیْنَ.
(المحلی بالآثار، امام ابن حزم رحمہ اللہ ج2 ص280)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "امام نماز میں تین چیزوں "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔"

دلیل نمبر 8

رَوَی الْاِمَامُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ التَّابِعِیُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَرْبَعٌ یُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ، سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَآمِیْنَ.
(کتاب الآثار امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ امام محمد رحمہ اللہ ج1 ص162، مصنف عبدالرزاق ج2 ص57)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "امام نماز میں سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔"

دلیل نمبر 9

عَنِ النَّخْعِیِّ وَالشَّعْبِیِّ وَاِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ کَانُوْا یُخْفُوْنَ بِآمِیْنَ.
(الجوہر النقی ج2 ص58)

ترجمہ: "حضرت امام نخعی رحمہ اللہ، حضرت امام شعبی رحمہ اللہ اور حضرت امام ابراہیم تیمی رحمہ اللہ نماز میں "آمین" آہستہ آواز سے کہتے تھے۔"

نوٹ: یاد رہے ان میں امام شعبی رحمہ اللہ پانچ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگرد ہیں

دلیل نمبر 10

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ التَّابِعِیُّ (اَرْبَعٌ یُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَآمِیْنَ) قَالَ مُحَمَّدٌ رحمہ اللہ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمہ اللہ
(کتاب الآثار امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ محمد رحمہ اللہ ج1 ص162)

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "امام نماز میں سبحانک اللھم وبحمدک، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔"

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

منگوانے کا پتہ: مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

باہتمام: احناف میڈیا سروس (AMS)

مرد و عورت کی نماز میں فرق کے دلائل

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس AMS

مرد و عورت ہاتھ کہاں تک اٹھائیں

دلیل نمبر 1

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ؓ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَا وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ اِذَا صَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْکَ حِذَاءَ اُذُنَیْکَ وَالْمَرْأَۃُ تَجْعَلُ یَدَیْہَا حِذَاءَ ثَدْیَیْہَا.

(المعجم الکبیر للطبرانی ج 9 ص 144 حدیث نمبر 17497)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے وائل بن حجر! جب تو نماز پڑھے تو اپنے ہاتھ اپنے کانوں کے برابر اٹھا اور عورت کے لیے فرمایا کہ وہ اپنی چھاتیوں کے برابر ہاتھ اٹھائے۔“

مرد و عورت کے طریقہ رکوع میں فرق

دلیل نمبر 2

عَنْ سَالِمِ الْبَرَّادِ قَالَ: اَتَیْنَا عُقْبَۃَ بْنَ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیَّ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَقُلْنَا لَہٗ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَامَ بَیْنَ اَیْدِیْنَا فِی الْمَسْجِدِ فَکَبَّرَ فَلَمَّا رَکَعَ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَجَعَلَ اَصَابِعَہٗ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ وَ جَافٰی بَیْنَ مِرْفَقَیْہِ.

(سنن ابی داود ج 1 ص 133 باب صلوۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود)

ترجمہ: حضرت سالم البراد ؒ (تابعی) کہتے ہیں کہ ہم ابو مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری ؓ کے پاس آئے۔ ہم نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیں؟ تو وہ مسجد میں ہمارے سامنے کھڑے ہو گئے، پس تکبیر کہی۔ پھر جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو اس سے نیچے کیا اور اپنی کہنیوں کو اپنے پہلو سے دور رکھا۔

دلیل نمبر 3

غیر مقلد عالم ابو محمد عبد الحق ہاشمی نے رکوع، سجود، قعود میں مرد و عورت کے فرق پر ایک رسالہ بنام: ”نصب العمود فی مسئلۃ تجافی المرأۃ فی الرکوع والسجود والقعود۔“ تصنیف کیا۔

اس میں ابن حزم ظاہری اور جمہور علماء کے موقف کو نقل کر کے فرماتے ہیں: ”عِنْدِیْ بِالْاِخْتِیَارِ قَوْلُ مَنْ قَالَ: اِنَّ الْمَرْأَۃَ لَا تَجَافٰی فِی الرُّکُوْعِ...... لِاَنَّ ذٰلِکَ اَسْتَرُ لَہَا“

(ص 52)

ترجمہ: میرے نزدیک ان لوگوں کا مذہب راجح ہے جو یہ کہتے ہیں کہ عورت رکوع میں اعضاء کو کشادہ نہ کرے...... کیونکہ یہ کیفیت اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والی ہے۔

مرد و عورت کے طریقہ سجدہ میں فرق

دلیل نمبر 4

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ ؓ فِیْ صِفَۃِ صَلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: وَاِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَیْنَ فَخِذَیْہِ غَیْرَ حَامِلٍ بَطْنَہٗ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَخِذَیْہِ.

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج 2 ص 115)

ترجمہ: حضرت ابو حمید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو پیٹ کو رانوں سے بالکل نہیں ملاتے تھے۔

دلیل نمبر 5

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: وَاِذَا سَجَدَتِ الْصَقَتْ بَطْنَہَا فِیْ فَخِذِہَا کَاَسْتَرِ مَا یَکُوْنُ لَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ اِلَیْہَا وَ یَقُوْلُ: یَا مَلَائِکَتِیْ! اُشْہِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہَا.

(الکامل لابن عدی ج 2 ص 631)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا دے کیونکہ یہ کیفیت اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والی ہے اور اللہ تعالیٰ عورت کی اس حالت کو دیکھ کر فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو بخش دیا ہے۔“

دلیل نمبر 6

عَنْ مُجَاہِدٍ ؒ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَہٗ عَلٰی فَخِذَیْہِ اِذَا سَجَدَ کَمَا تَضَعُ الْمَرْأَۃُ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 1 ص 302 باب المرأۃ کیف تکون فی سجودھا)

ترجمہ: حضرت مجاہد (تابعی) ؒ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ مرد جب سجدہ کرے تو عورت کی طرح پیٹ کو اپنی رانوں پر رکھے۔

دلیل نمبر 7

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ ؓ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَ رَفَعَ عَجِیْزَتَہٗ وَ قَالَ ہٰکَذَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَسْجُدُ.

(سنن ابی داود ج 1 ص 137، سنن النسائی ج 1 ص 166)

ترجمہ: حضرت ابو اسحاق (تابعی) ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب ؓ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے سجدہ کا طریقہ بتایا۔ چنانچہ آپ ؓ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور اپنی سرین کو اونچا کیا اور فرمایا کہ نبی علیہ السلام اسی طرح سجدہ کرتے تھے۔

دلیل نمبر 8

عَنِ الْحَسَنِ وَ قَتَادَۃَ قَالَا: اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَۃُ فَاِنَّہَا تَنْضَمُّ مَا اسْتَطَاعَتْ وَ لَا تَتَجَافٰی لِکَیْ لَا تَرْفَعَ عَجِیْزَتَہَا.

(مصنف عبد الرزاق ج 3 ص 137)

ترجمہ: حضرت حسن بصری (تابعی) اور حضرت قتادہ (تابعی) ؒ فرماتے ہیں: ”جب عورت سجدہ کرے تو جس حد تک سمٹ سکتی ہے سمٹنے کی کوشش کرے اور اعضاء کو کشادہ نہ کرے تاکہ اس کی سرین اونچی نہ ہو۔“

دلیل نمبر 9

عَنْ مَیْمُوْنَۃَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا سَجَدَ جَافٰی یَدَیْہِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ بَہْمَۃً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ یَدَیْہِ مَرَّتْ.

(سنن النسائی ج 1 ص 167 باب التجافی فی السجود)

ترجمہ: حضرت میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو زمین اور پہلو سے اتنا دور رکھتے کہ اگر بکری کا بچہ بازوؤں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا۔

مرد و عورت کے بیٹھنے میں فرق

دلیل نمبر 10

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ؓ ...... وَ قَالَ: اِنَّمَا سُنَّۃُ الصَّلٰوۃِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَکَ الْیُمْنٰی وَ تَثْنِیَ الْیُسْرٰی.

(الصحیح للبخاری ج 1 ص 114 باب سنۃ الجلوس فی التشہد)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: ”نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آپ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں کو بچھا دیں۔“

دلیل نمبر 11

عَنْ عَائِشَۃَ ؓ قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَفْرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَ یَنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی.

(الصحیح لمسلم ج 1 ص 195 باب صفۃ الجلوس بین السجدتین وفی التشہد الاول)

ترجمہ: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے۔

دلیل نمبر 12

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّہٗ سُئِلَ کَیْفَ کَانَ النِّسَاءُ یُصَلِّیْنَ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. قَالَ: کُنَّ یَتَرَبَّعْنَ ثُمَّ اُمِرْنَ اَنْ یَّحْتَفِزْنَ.

(جامع المسانید ج 1 ص 400)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں کیسے نماز پڑھتی تھیں؟ آپ ؓ نے جواب دیا کہ وہ پہلے قعدہ میں آلتی پالتی مار کر بیٹھتی تھیں پھر ان کو حکم دیا گیا کہ اپنی سرینوں پر بیٹھا کریں۔

مسجد اور گھر کون کس جگہ نماز ادا کرے؟

دلیل نمبر 13

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: صَلٰوۃٌ مَعَ الْاِمَامِ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَّ عِشْرِیْنَ صَلٰوۃً یُّصَلِّیْہَا وَاحِدٌ.

(الصحیح لمسلم ج 1 ص 231)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”امام کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پچیس نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“

دلیل نمبر 14

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: صَلٰوۃُ الْمَرْأَۃِ وَحْدَہَا اَفْضَلُ عَلٰی صَلٰوتِہَا فِی الْجَمْعِ بِخَمْسٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً.

(التیسیر الشرح لجامع الصغیر للمناوی ج 2 ص 195، جامع الاحادیث للسیوطی ج 13 ص 497 حدیث نمبر 13628)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عورت کا اکیلے نماز پڑھنا اس کی نماز باجماعت پر پچیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔“

دلیل نمبر 15

عَنْ اُمِّ حُمَیْدٍ امْرَأَۃِ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ ؓ اَنَّہَا جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ الصَّلٰوۃَ مَعَکَ. قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّکِ تُحِبِّیْنَ الصَّلٰوۃَ مَعِیْ وَ صَلٰوتُکِ فِیْ بَیْتِکِ خَیْرٌ مِّنْ صَلٰوتِکِ فِیْ حُجْرَتِکِ وَ صَلٰوتُکِ فِیْ حُجْرَتِکِ خَیْرٌ مِّنْ صَلٰوتِکِ فِیْ دَارِکِ وَ صَلٰوتُکِ فِیْ دَارِکِ خَیْرٌ مِّنْ صَلٰوتِکِ فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِکِ وَ صَلٰوتُکِ فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِکِ خَیْرٌ مِّنْ صَلٰوتِکِ فِیْ مَسْجِدِیْ. قَالَ فَاَمَرَتْ فَبُنِیَ لَہَا مَسْجِدٌ فِیْ اَقْصٰی شَیْءٍ مِّنْ بَیْتِہَا وَ اَظْلَمِہٖ وَ کَانَتْ تُصَلِّیْ فِیْہِ حَتّٰی لَقِیَتِ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ.

(الترغیب والترہیب للمنذری ج 1 ص 225 باب ترغیب النساء فی الصلاۃ فی بیوتہن و لزومہا و ترہیبہن من الخروج منہا)

ترجمہ: حضرت ابو حمید الساعدی ؓ کی بیوی ام حمید ؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہے۔ (لیکن) تیرا اپنے گھر میں نماز پڑھنا تیرے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا حجرے میں نماز پڑھنا چار دیواری میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے چار دیواری میں نماز پڑھنا تیری قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ حضرت ام حمید ؓ نے (آپ ﷺ کی منشا سمجھ کر) اپنے گھر والوں کو حکم دیا تو ان کے لیے گھر کے دور اور تاریک ترین گوشہ میں نماز کی جگہ بنا دی گئی۔ وہ اپنی وفات تک اسی میں نماز پڑھتی رہیں۔

مرد و عورت کی نماز کا فرق اور فقہاء اربعہ

1 قَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی الْفُقَہَاءِ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ ؒ: وَالْمَرْأَۃُ تَرْفَعُ یَدَیْہَا حِذَاءَ مَنْکِبَیْہَا ہُوَ الصَّحِیْحُ لِاَنَّہٗ اَسْتَرُ لَہَا.

(الہدایۃ فی الفقہ الحنفی ج 1 ص 84 باب صفۃ الصلوۃ)

وَقَالَ اَیْضًا: وَالْمَرْأَۃُ تَنْخَفِضُ فِیْ سُجُوْدِہَا وَتَلْزَقُ بَطْنَہَا بِفَخِذَیْہَا لِاَنَّ ذٰلِکَ اَسْتَرُ لَہَا.

(الہدایۃ فی الفقہ الحنفی ج 1 ص 92)

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ ؒ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھائے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

مزید فرمایا: عورت سجدوں میں اپنے جسم کو پست کرے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے کیونکہ اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والا ہے۔

2 قَالَ الْاِمَامُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ ؒ: وَالْمَرْأَۃُ دُوْنَ الرَّجُلِ فِی الْجَہْرِ وَہِیَ فِیْ ہَیْئَۃِ الصَّلٰوۃِ مِثْلُہٗ غَیْرَ اَنَّہَا تَنْضَمُّ وَ لَا تُفَرِّجُ فَخِذَیْہَا وَلَا عَضُدَیْہَا وَتَکُوْنُ مُنْضَمَّۃً مُتَرَوِّیَۃً فِیْ جُلُوْسِہَا وَسُجُوْدِہَا وَاَمْرِہَا کُلِّہٖ.

(رسالۃ ابن ابی زید القیروانی المالکی ص 34)

ترجمہ: امام مالک بن انس ؒ نے فرمایا: عورت کی نماز کی کیفیت مرد کی نماز کی طرح ہے مگر یہ کہ عورت سمٹ کر نماز پڑھے اپنی رانوں اور بازوؤں کے درمیان کشادگی نہ کرے اپنے قعود، سجود اور نماز کے تمام احوال میں۔

3 قَالَ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیُّ ؒ: وَقَدْ اَدَّبَ اللّٰہُ النِّسَاءَ بِالْاِسْتِتَارِ وَاَدَّبَہُنَّ بِذٰلِکَ رَسُوْلُہٗ ﷺ وَاُحِبُّ لِلْمَرْأَۃِ فِی السُّجُوْدِ اَنْ تَنْضَمَّ بَعْضَہَا اِلٰی بَعْضٍ وَتُلْصِقَ بَطْنَہَا بِفَخِذَیْہَا وَتَسْجُدَ کَاَسْتَرِ مَا یَکُوْنُ لَہَا وَہٰکَذَا اُحِبُّ لَہَا فِی الرُّکُوْعِ وَ الْجُلُوْسِ وَجَمِیْعِ الصَّلٰوۃِ اَنْ تَکُوْنَ فِیْہَا کَاَسْتَرِ مَا یَکُوْنُ لَہَا.

(کتاب الام للشافعی ج 1 ص 286، ص 287 باب التجافی فی السجود)

ترجمہ: امام محمد بن ادریس الشافعی ؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عورت کو پردہ پوشی کا ادب سکھایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی یہی ادب سکھایا ہے۔ اس ادب کی بنیاد پر میں عورت کے لیے یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ سجدہ میں اپنے بعض اعضاء کو بعض کے ساتھ ملائے اور اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا کر سجدہ کرے اس میں اس کے لیے زیادہ ستر پوشی ہے۔ اسی طرح میں عورت کے لیے رکوع، قعدہ اور تمام نماز میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ نماز میں ایسی کیفیات اختیار کرے جس میں اس کے لیے پردہ پوشی زیادہ ہو۔

4 قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ؒ: وَالْمَرْأَۃُ کَالرَّجُلِ فِیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ اِلَّا اَنَّہَا تَجْمَعُ نَفْسَہَا فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَتَجْلِسُ مُتَرَبِّعَۃً اَوْ تَسْدُلُ رِجْلَیْہَا فَتَجْعَلُہُمَا فِیْ جَانِبِ یَمِیْنِہَا..... قَالَ اَحْمَدُ: اَلسَّدْلُ اَعْجَبُ اِلَیَّ.

(الشرح الکبیر لابن قدامۃ ج 1 ص 599، المغنی لابن قدامۃ ج 1 ص 635)

ترجمہ: امام احمد بن حنبل ؒ نے فرمایا: سب احکام میں مرد کی طرح ہے مگر رکوع و سجود میں اپنے جسم کو سکیڑ کر رکھے اور آلتی پالتی مار کر بیٹھے یا اپنے دونوں پاؤں اپنی دائیں جانب نکال کر بیٹھے۔ امام احمد بن حنبل ؒ نے فرمایا: ”عورت کا اپنے دونوں پاؤں اپنی دائیں جانب نکال کر بیٹھنا میرے ہاں پسندیدہ عمل ہے۔“

چند محدثین کے نام جنہوں نے مرد و عورت کی نماز میں فرق بیان کیا

1. امام ابراہیم نخعی ؒ م 96ھ۔ آپ محدث و مفتی کوفہ ہیں۔
2. امام مجاہد ؒ م 102ھ۔ محدث و مفتی مکہ ہیں۔
3. امام عامر الشعبی ؒ م 104ھ۔ آپ کی 500 صحابہ ؓ سے ملاقات ثابت ہے۔ کوفہ کے بہت بڑے محدث، فقیہ، مفتی اور مغازی کے امام تھے۔
4. امام حسن بصری ؒ م 110ھ۔ بصرہ کے محدث اور مفتی تھے۔
5. امام عطاء ؒ م 114ھ۔ آپ محدث و مفتی مکہ ہیں۔

مولانا عبد الحی لکھنوی ؒ کا فیصلہ

قَالَ الْاِمَامُ عَبْدُ الْحَیِّ اللَّکْنَوِیُّ ؒ: وَاَمَّا فِیْ حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ السُّنَّۃَ لَہُنَّ رَفْعُ الْیَدَیْنِ عَلَی الصَّدْرِ لِاَنَّہُمَا اَسْتَرُ لَہَا.

(السعایۃ ج 2 ص 156)

ترجمہ: عورتوں کے حق میں علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ان کے لیے سینہ تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ بھی بعینہٖ اول ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

منگوانے کا پتہ: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے دلائل

سرپرست

ناظم اعلیٰ

چیف ایگزیکٹو

مرتب مولانا محمد الیاس گھمن

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

قال اللہ تعالیٰ: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝

(البقرہ154)

ترجمہ: جو اللہ کے رستے میں قتل کر دیا جائے اسے مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہے اور تم اس کا شعور نہیں رکھتے۔

تفسیر: حکیم الامت، مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''یہی حیات ہے جس میں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام شہداء سے بھی زیادہ امتیاز اور قوت رکھتے ہیں، حتی کہ بعد موت ظاہری کے سلامت جسد کے ساتھ ایک اثر اس حیات کا اس عالم کے احکام میں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مثل ازواج احیاء کے ان کی ازواج سے کسی کو نکاح جائز نہیں ہوتا اور ان کا مال میراث میں تقسیم نہیں ہوتا۔ پس اس حیات میں سب سے قوی تر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں پھر شہداء پھر معمولی مردے۔''

(تفسیر بیان القرآن، مولانا اشرف علی تھانوی ج1 ص78)

دلیل نمبر 2

قال اللہ تعالیٰ: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ ...... الآیہ

(السجدہ23)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا کی تھی لہٰذا (اے پیغمبر!) آپ ان سے ملنے کے بارے میں شک میں نہ رہو۔

تفسیر: امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ ...... وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ علیہ السلام ...... وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ، فَكَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ لَقِيَ مُوْسَى علیہ السلام.

(تفسیر الدر المنثور، امام سیوطی ج5 ص343)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے معراج کی رات موسیٰ بن عمران اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا اور جہنم کے داروغہ مالک اور دجال کو دیکھا چند نشانیوں میں جو اللہ نے انہیں دکھائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ آپ موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کے بارے میں شک میں نہ رہیں۔'' حضرت قتادہ رحمہ اللہ اس کی تفسیر یہ فرماتے تھے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی ہے۔''

حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجسام مبارکہ محفوظ ہیں

دلیل نمبر 3

روی الامام الحافظ المحدث ابن ابی شیبۃ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص398) (سنن نسائی ج1 ص204،203)

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد حرام کر دیے ہیں۔'' (زمین ان کو نہیں کھاتی)

حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں

دلیل نمبر 4

قال الامام ابو يعلى احمد بن علي الموصلي حَدَّثَنَا اَبُو الْجَهْمِ الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ.

(مسند ابی یعلیٰ الموصلی ص658 حدیث نمبر3425)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔''

حضرات انبیاء علیہم السلام کو رزق دیا جاتا ہے

دلیل نمبر 5

روی الامام الحافظ المحدث محمد بن یزید بن ماجۃ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

(سنن ابن ماجہ ج1 ص118)

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔''

حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں

دلیل نمبر 6

روی الامام مسلم بن الحجاج حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَيْتُ (وَفِيْ رِوَايَةِ هَدَّابٍ) مَرَرْتُ عَلَى مُوْسَى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ.

(صحیح مسلم ج2 ص268)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معراج کی رات میرا گذر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر ہوا جو سرخ ٹیلے کے قریب ہے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔''

نبی اکرم ﷺ کو تحفۂ درود پہنچایا جاتا ہے

دلیل نمبر 7

روی الامام الحافظ المحدث ابو داؤد حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَرَاْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ.

(سنن ابی داؤد ج1 ص295)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا درود میرے پاس پہنچایا جاتا ہے۔''

قبر اطہر کے پاس پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام آپ ﷺ خود سنتے ہیں

دلیل نمبر 8

قال الحافظ ابو الشیخ الاصبہانی فی کتاب الصلاۃ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَحْمَدَ الْاَعْرَجُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِنْ بَعِيْدٍ اُعْلِمْتُهٗ.

(جلاء الافہام لابن قیم ص19، القول البدیع ص25 حدیث نمبر25)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا تو میں اسے خود سنتا ہوں اور جس نے مجھ پر دور سے درود پڑھا تو وہ (بواسطہ فرشتوں کے) مجھے بتلا دیا جاتا ہے۔''

قبر اطہر سے سلام کا جواب بھی عنایت ہوتا ہے

دلیل نمبر 9

قال الامام الحافظ المحدث ابو داؤد حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِيْ صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

(سنن ابی داؤد ج1 ص294)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف متوجہ کر دیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

دور سے پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام فرشتے پہنچاتے ہیں

دلیل نمبر 10

روی الامام الحافظ المحدث ابن ابی شیبۃ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص399)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو زمین میں چکر لگاتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ کو پہنچاتے ہیں۔''

حیاۃ الانبیاء علیہم السلام اجماعی عقیدہ ہے

1 قال الامام الحافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی الشافعی: ''وَنَحْنُ نُؤْمِنُ وَنُصَدِّقُ بِاَنَّهٗ ﷺ حَيٌّ يُرْزَقُ فِيْ قَبْرِهٖ وَاَنَّ جَسَدَهُ الشَّرِيْفَ لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ، وَالْاِجْمَاعُ عَلٰى هٰذَا.

(القول البدیع، علامہ سخاوی ص172)

ترجمہ: علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہم یقین رکھتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں، آپ کو رزق دیا جاتا ہے اور آپ کے جسد شریف کو زمین نے نہیں کھایا اور اس پر اجماع ہے۔''

2 قال الامام الحافظ المحدث احمد بن محمد ابن حجر الهيتمي: ''فَنَحْنُ نُؤْمِنُ وَنُصَدِّقُ بِاَنَّهٗ ﷺ حَيٌّ يُرْزَقُ وَاَنَّ جَسَدَهُ الشَّرِيْفَ لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ، وَالْاِجْمَاعُ عَلٰى هٰذَا.

(الدر المنضود فی الصلوٰۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود، ابن حجر ہیتمی ص95)

ترجمہ: علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہم یقین رکھتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ زندہ ہیں، رزق دیے جاتے ہیں اور آپ کے جسد شریف کو زمین نہیں کھاتی اور اسی پر اجماع ہے۔''

3 شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''بایدحیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام متفق علیہ است ہیچ کس را دروے خلاف نیست۔''

(اشعۃ اللمعات ج1 ص574)

ترجمہ: ''انبیاء علیہم السلام کی حیات متفق علیہ ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔''

4 علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''چنانچہ یہ مسئلہ بالکل صاف اور واضح ہے اور اس میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور انہیں صرف حیات معنوی روحانی حاصل نہیں ہے بلکہ حقیقی جسمانی حیات حاصل ہے۔''

(مظاہر حق از نواب محمد قطب الدین دہلوی ج1 ص885)

5 قاسم العلوم والخیرات حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ (بانی دارالعلوم دیوبند) کے متعلق شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے ایک بہت عظیم کتاب تحریر فرمائی ہے جو کہ مشہور بین العالم ہے اس میں کس زور و شور سے حیات نبوی کا اثبات کیا ہے اور مذہب اہل السنت والجماعت اور فضائل نبوت میں کس درجہ اور قوت کے دلائل درج فرمائے ہیں۔''

(رجوم المذنبین ص48)

اس سے معلوم ہوا کہ تمام اہل السنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے۔

6 قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سماع میں کسی کو خلاف نہیں۔''

(فتاویٰ رشیدیہ ص123)

نوٹ: سماع حیات کے بغیر نہیں ہوتا، معلوم ہوا کہ حیات میں بھی کسی کو اختلاف نہیں ہے

7 محدث جلیل مولانا خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''اس بات کو خوب یاد کر لینا ضروری ہے کہ عقیدہ سب کا ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔''

(براہین قاطعہ ص203)

8 حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی دیوبندی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''تمام اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز اور عبادت میں مشغول ہیں۔''

(سیرۃ المصطفیٰ ج3 ص249)

9 شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا دیوبندی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور بحوالہ علامہ سخاوی کہ حضور اقدس ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں اور آپ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے۔''

(فضائل درود شریف ص19)

10 حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''عقیدہ حیات النبی ﷺ پر اجماع ہے۔ یہ عقیدہ اہل السنت کا بنیادی عقیدہ ہے۔''

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج10 ص512،511)

منکرین حیات النبی ﷺ کا حکم

1 قال الامام الحافظ المحدث بدر الدين محمود بن احمد العيني رحمہ اللہ: مَنْ اَنْكَرَ الْحَيَاةَ فِي الْقَبْرِ وَهُمُ الْمُعْتَزِلَةُ وَمَنْ نَحَا نَحْوَهُمْ، وَاَجَابَ اَهْلُ السُّنَّةِ عَنْ ذٰلِكَ.

(عمدۃ القاری، علامہ عینی ج11 ص703)

ترجمہ: حضرت علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جن لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کی قبری زندگی کا انکار کیا ہے وہ معتزلہ اور ان کے ہم عقیدہ لوگ ہیں۔ اہل السنت والجماعت نے ان کے (وساوس) کے جوابات دیے ہیں۔''

2 حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''الغرض میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ اپنے روضہ مطہرہ میں حیات جسمانی کے ساتھ حیات ہیں۔ یہ حیات برزخی ہے مگر حیات دنیوی سے قوی تر ہے۔ جو لوگ اس مسئلہ کا انکار کرتے ہیں ان کا اکابر علماء اور اساطین امت کی تصریحات کے مطابق علماء دیوبند سے تعلق نہیں ہے اور میں ان کو اہل حق میں سے نہیں سمجھتا اور وہ میرے اکابر کے نزدیک گمراہ ہیں۔''

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج10 ص514)

3 جو شخص عقیدہ حیات النبی ﷺ کا منکر ہے (تفصیل) وہ گمراہ ہے وہ بدعتی ہے

1 دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی، مفتی محمد مدظلہ، مفتی ابولبابہ شاہ منصور
2 خیر المدارس ملتان، مفتی عبدالستار رحمہ اللہ
3 دارالافتاء والارشاد لاہور، مفتی حمید اللہ جان مدظلہ
4 دارالافتاء باب العلوم کہروڑ پکا، مفتی ظفر اقبال مدظلہ
5 جامعہ دارالعلوم یاسین، مفتی شیر محمد مدظلہ، حافظ نذیر احمد مدظلہ، ابو محمد عبدالشکور

4 جو شخص عقیدہ حیات النبی ﷺ کا منکر ہو وہ بدعتی اور اہل السنت والجماعت سے خارج ہے

1 السید مفتی مہدی حسن، مفتی دارالعلوم دیوبند
2 مولانا جمیل احمد تھانوی، جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور
3 مولانا محمد ضیاء الحق، مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور
4 مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ، مولانا حسن طیب نصرت العلوم گوجرانوالہ
5 مفتی منظور احمد، مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان
6 مفتی ظہور احمد، جامعہ رشیدیہ ساہیوال

5 منکرین حیات النبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے

1 سید مفتی مہدی حسن، مفتی دارالعلوم دیوبند
2 مولانا جمیل احمد تھانوی، جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور
3 مفتی محمد و مفتی ابولبابہ شاہ منصور، دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی
4 مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ، مولانا حسن طیب نصرت العلوم گوجرانوالہ
5 دارالافتاء والارشاد لاہور، مفتی حمید اللہ جان
6 مفتی حامد حسن، مفتی دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا
7 مفتی منظور احمد، مفتی قاسم العلوم ملتان
8 مولانا محمد ضیاء الحق، مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور
9 مفتی ظہور احمد، جامعہ رشیدیہ ساہیوال
10 مفتی محمد اصغر، جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
11 مفتی شیر محمد، مفتی جامعہ دار الہدیٰ ٹیک سنگھ
12 مفتی ظفر اقبال، مفتی جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا
13 حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''منکر حیات النبی ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ...... ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق روا نہیں۔''

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج10 ص514)

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں، دوسرے حوالے کے الفاظ کچھ مختلف ہوں گے، ورنہ معنوی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
منگوانے کا پتہ

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell:0300-8172087,0321-6353540

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

مسئلہ تین طلاق کے دلائل

مرتب: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست — ناظم اعلیٰ — چیف ایگزیکٹو

مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا — اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ پاکستان — احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

قال تعالیٰ: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیره..... الآیۃ

(سورۃ البقرۃ: ۲۳۰)

ترجمہ: "اگر (کسی نے) اپنی بیوی کو طلاق دی تو اب (اس وقت تک اس کے لیے) حلال نہیں۔ یہاں تک کہ اس خاوند کے علاوہ دوسرے سے نکاح نہ کرلے۔"

1 قال الامام محمد بن ادریس الشافعی: "والقرآن یدل والله اعلم علی ان من طلق زوجة له دخل بها او لم یدخل بها ثلاثا لم تحل له حتی تنکح زوجاً غیره."

(کتاب الام للامام شافعی ج ۵ ص ۱۹۳۹)

ترجمہ: "امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "قرآن کریم کا ظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں خواہ اس سے ہمبستری کی ہو یا نہ کی ہو تو وہ عورت اس شخص کے لیے حلال نہیں یہاں تک کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرلے۔"

2 قال الامام ابوبکر احمد بن الحسین البیهقی اخبرنا ابوزکریا بن ابی اسحاق المزکی انا ابو الحسن الطرائفی نا عثمان بن سعید نا عبدالله بن صالح عن معاویة بن صالح عن علی ابی طلحة عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله تعالی ﴿فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیره﴾ یقول ان طلقها ثلاثا فلا تحل له حتی تنکح زوجاً غیره.

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۷ ص ۳۷۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہوں وہ اس کے لیے حلال نہیں حتی کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرلے۔"

دلیل نمبر 2

قال الامام الحافظ المحدث الکبیر محمد بن اسمعیل البخاری حدثنا عبدالله بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شهاب ان سهل بن سعد الساعدی اخبره..... قال عویمر کذبت علیها یا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان امسکتها فطلقها ثلاثا قبل ان یامره رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ﴿وفی روایة﴾ قال فطلقها ثلاث تطلیقات عند رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فانفذه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم.

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۹۱، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۳۲۴)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اس کو اپنے پاس روکوں اور بیوی بنا کر رکھوں تو میں نے گویا اس پر جھوٹ کہا پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم صادر فرمانے سے پہلے ہی اس کو تین طلاقیں دے دیں۔ (سنن ابی داؤد کی روایت میں ہے کہ) اس نے اس کو (یعنی عویمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین طلاقیں دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نافذ کر دیا۔"

دلیل نمبر 3

قال الامام الحافظ المحدث الکبیر محمد بن اسماعیل البخاری حدثنی محمد بن بشار قال حدثنا یحیٰ عن عبید الله قال حدثنا القاسم بن محمد عن عائشة ان رجلا امراته ثلثا فتزوجت فطلق فسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحل للاول؟ قال: لاحتی یذوق عسیلتها کما ذاق الاول.

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۹۱)

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ اس نے کسی اور مرد سے نکاح کیا اور (ہمبستری سے پہلے) اسے طلاق دے دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ وہ عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں! جب تک کہ دوسرا خاوند اس سے ہمبستری نہ کرے (اور لطف اندوز نہ ہو جائے) جیسا کہ پہلا خاوند ہوا۔"

دلیل نمبر 4

قال الامام الحافظ علی بن عمر الدارقطنی نا علی بن محمد بن عبید الحافظ نا محمد بن شاذان الجوهری نا معلی بن منصور نا شعیب بن رزیق ان عطاء الخراسانی حدثهم عن الحسن قال نا عبدالله بن عمر رضی الله عنهما فقلت یا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ارایت لو انی طلقتها ثلاثا کان یحل لی ان اراجعها؟ قال لا کانت تبین منک وتکون معصیة.

(سنن دارقطنی ج ۲ ص ۳۱ حدیث نمبر ۳۹۲۹)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی پھر ارادہ کیا کہ باقی دو طلاقیں بھی بقیہ دو حیض (یا طہر) کے وقت دے دیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: "تجھے اللہ تعالیٰ نے اس طرح تو حکم نہیں دیا تو نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے سنت تو یہ ہے کہ جب طہر (پاکی) کا زمانہ آئے تو ہر طہر کے وقت اس کو طلاق دے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تو رجوع کرلے اپنا نچہ میں نے رجوع کر لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "جب وہ طہر کے زمانہ میں داخل ہو تو اس کو طلاق دے دینا اور مرضی ہو تو بیوی بنا کر رکھ لینا۔" اس پر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو بتلائیں کہ اگر میں اس کو تین طلاقیں دے دیتا تو کیا میرے لیے حلال ہوتا کہ میں اس کی طرف رجوع کر لیتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں وہ تجھ سے جدا ہو جاتی ہے اور یہ (کام کرنا) گناہ ہوتا۔"

دلیل نمبر 5

عن ابی سلمة ان حفص بن المغیرة طلق امراته فاطمة بنت قیس علی عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث تطلیقات فی کلمة واحدة فابانها منه النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاب ذلک علیه.

(سنن دارقطنی ج ۴ ص ۱۰ حدیث نمبر ۳۹۷۸)

ترجمہ: "حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی کو اس سے جدا کر دیا اور ہم کو یہ بات نہیں پہنچی کہ اس وقت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ پر کسی قسم کا عیب لگایا ہو۔" (یعنی ناراضگی کا اظہار کیا ہو)

دلیل نمبر 6

قال الامام الحافظ علی بن عمر الدارقطنی نا احمد بن محمد بن زیاد القطان نا ابراهیم بن محمد بن الهیثم صاحب الطعام حدثنا محمد بن حمید نا سلمة بن الفضل عن عمرو بن ابی قیس عن ابراهیم بن عبدالاعلی عن سوید بن غفلة قال کانت عائشة الخثعمیة عند الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ..... وقال لولا انی سمعت جدی او حدثنی ابی انه سمع جدی یقول ایما رجل طلق امراته ثلاثاً مبهمة او ثلاثا عند الاقراء لم تحل له حتی تنکح زوجاً غیره لراجعتها.

(سنن دارقطنی ج ۴ ص ۲۰ حدیث نمبر ۳۹۷۴)

ترجمہ: "حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ خثعمیہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں (جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا) اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کرکے ان کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا اس موقع پر) انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کہا: "اے امیر المومنین! آپ کو خلافت مبارک ہو اس پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا یہ مبارک باد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ہے؟ تو اس پر خوشی کا اظہار کر رہی ہے؟ جا تجھے تین طلاقیں ہیں۔ عدت گزرنے پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کو بقیہ مہر اور مزید دس ہزار دیے تو وہ جواب میں کہنے لگی کہ طلاق دینے والے حبیب سے یہ مال کم ملا ہے اس پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ (رو دیے اور) فرمایا کہ اگر میں نے اپنے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا یا یہ فرمایا کہ مجھے میرے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرے نانا جان کی یہ حدیث اگر نہ سنائی ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اپنی بیوی کو ایک دفعہ تین طلاقیں دے دے یا تین طہروں میں تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے۔" تو میں ضرور اس کی طرف رجوع کر لیتا۔

دلیل نمبر 7

قال الامام الحافظ المحدث عبدالرزاق اخبرنا یحیٰ بن العلاء عن عبید الله بن الولید العجلی عن ابراهیم عن داؤد عن عبادة (بن) الصامت قال: طلق جدی امرأة له الف تطلیقة فانطلق ابی الی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فذکر له فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما اتقی الله جدک اما ثلاث فله واما تسع مائة وسبع وتسعون فعدوان وظلم ان شاء الله تعالیٰ عذبه وان شاء غفرله.

(مصنف عبدالرزاق ج ۶ ص ۳۰۵ حدیث نمبر ۱۱۳۹۳)

ترجمہ: "حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دیں تو میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تیرے والد (دادا کو بھی جد کہا جاتا ہے) اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرے اسے صرف تین طلاقوں کا حق ہے اور نو سو ستانوے زیادتی اور ظلم ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو اس کو عذاب دے دیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں۔"

دلیل نمبر 8

قال الامام الحافظ المحدث ابن ابی شیبة حدثنا ابوبکر قال نا علی بن مسهر عن شقیق بن ابی عبدالله عن انس قال کان عمر اذا اتی برجل قد طلق امراته ثلاثا فی مجلس اوجعه ضرباً وفرق بینهما.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۱۱)

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی ایسا آدمی لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوتیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو سزا دیتے اور ان میاں بیوی کے درمیان جدائی کر دیتے تھے۔"

دلیل نمبر 9

قال الامام الحافظ المحدث عبدالرزاق عن ابراهیم بن محمد عن شریک بن ابی نمر قال جاء رجل الی علی فقال انی طلقت امراتی عدد العرفج. قال تاخذ من العرفج ثلاثاً وتدع سائره.

(مصنف عبدالرزاق ج ۶ ص ۳۰۶ حدیث نمبر ۱۱۳۹۵)

ترجمہ: "شریک بن ابی نمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ایک آدمی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے اپنی بیوی کو عرفج درخت کے عدد کے برابر طلاق دی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کہ عرفج درخت سے تین کو لے لے اور باقی تمام چھوڑ دے۔"

دلیل نمبر 10

قال الامام الاعظم الحافظ المحدث الفقیه الکبیر ابوحنیفة نعمان بن ثابت التابعی الکوفی عن عبدالله بن عبدالرحمن بن ابی حسین عن عمر بن دینار عن عطاء عن ابن عباس انه اتاه رجل فقال طلقت امراتی ثلاثا فقال عصیت ربک وحرمت علیک حتی تنکح زوجاً غیرک.

(مسند ابی حنیفہ، روایۃ الحارثی فی جامع المسانید ج ۲ ص ۱۴۹)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی حتی کہ وہ تیرے علاوہ کسی اور مرد سے نکاح کرلے۔"

تین طلاقوں کے تین واقع ہونے پر اجماع امت

1 قد قال الامام ابوبکر ابن المنذر النیشاپوری: واجمعوا علی ان الرجل اذا طلق امراته ثلاثا انها لاتحل له الابعد زوج علی ماجاء به حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال: واجمعوا علی انه ان قال لها انت طالق ثلاثا الا ثلاثا انها طلقت ثلاثا.

(کتاب الاجماع لابن المنذر ص ۹۲)

ترجمہ: "امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے فرمایا: "فقہاء اور محدثین امت نے اس پر اجماع کیا ہے کہ جب مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی۔ ہاں! جب وہ دوسرے شوہر سے نکاح کرلے تو اب حلال ہو جاتی ہے کیونکہ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث وارد ہوئی ہے۔ ابن المنذر رحمہ اللہ نے فرمایا: "فقہاء و محدثین کا اس پر بھی اجماع ہے کہ اگر شوہر نے بیوی کو کہا انت طالق ثلاثا الا ثلاثا (تجھے تین طلاقیں ہیں مگر تین طلاق) تو تین ہی واقع ہوں گی۔"

2 قال الامام الحافظ المحدث الفقیه ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی: من طلق امراته ثلاثاً فاوقع کلاًفی وقت الطلاق لزمه من ذلک..... فخاطب عمر بذلک الناس جمیعا وفیهم اصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ورضی الله عنهم الذین قد علموا ماتقدم من ذلک فی زمن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکره علیه منهم منکر ولم یدفعه دافع فکان ذلک اکبر الحجة فی نسخ ماتقدم من ذلک لانه لما کان فعل اصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم جمیعا فعلا یجب به الحجة کان کذلک ایضاً اجماعهم علی القول اجماعا یجب به الحجة.

(شرح معانی الآثار ج ۲ ص ۳۴ ، وصحیح مسلم ج ۱ ص ۴۷۷)

ترجمہ: "محدث کبیر امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور تینوں کو طلاق کے وقت واقع بھی کر دیا تو اس سے لازم ہو جائیں گی (دلیل اس کی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے کہ) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو اس چیز کے متعلق خطاب فرمایا کہ تین طلاقیں تین ہی ہوں گی اور ان لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی موجود تھے جو حضور علیہ السلام کے عہد مبارک میں اس معاملہ سے بخوبی واقف تھے لیکن کسی نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس بات کا انکار نہ کیا اور نہ ہی کسی نے اسے رد کیا۔ تو یہ سب سے بڑی دلیل ہے کہ اس سے پہلے جو کچھ معاملہ رہا منسوخ ہے۔"

اس لیے کہ جس طرح تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل اتنی قوت رکھتا ہے کہ اس سے دلیل پکڑنا واجب ہے اسی طرح حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا کسی بات پر اجماع کرنا بھی حجت ہے۔ (جیسا کہ اس مسئلہ طلاق میں ہے)

3 قال الامام الحافظ المحدث المفسر القاضی ثناء الله العثمانی فی تفسیر هذه الآیة ﴿الطلاق مرتٰن﴾ لان قوله الطلاق علی هذا التاویل یشمل الطلقات الثلاث ایضاً..... لکنهم اجمعوا علی انه من قال لامراته انت طالق ثلاثا یقع ثلاث بالاجماع.

(تفسیر مظہری ج ۱ ص ۳۰۰)

ترجمہ: "مفسر قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ آیت ﴿الطلاق مرتٰن﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کا فرمان "الطلاق" اس تفسیر کے مطابق جو پہلے ذکر کی ہے) تین طلاقوں کو بھی شامل ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ فقہاء و محدثین نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو کہا "انت طالق ثلاثا" (تجھے تین طلاقیں ہیں) تو بالاجماع تین ہی واقع ہو جائیں گی۔"

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ بھی یہی ہوں گے یا معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell:0346-7357394 0332-6311808

منگوانے کا پتہ: مکتبہ اھل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

مسئلہ تقلید کے دلائل

سرپرست مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا
ناظم اعلی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان
چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروس (AMS)

مرتب مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

دلیل نمبر 1

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ...... الآیۃ

(النساء: 59)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ مومنین سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحب امر (اور حکم) ہیں ان کی بھی (اطاعت کرو)

1. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالیٰ ﴿اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ﴾ یَعْنِیْ اَہْلَ الْفِقْہِ وَالدِّیْنِ وَاَہْلَ طَاعَۃِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ مَعَانِیَ دِیْنِہِمْ وَیَاْمُرُوْنَہُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَوْنَہُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ فَاَوْجَبَ اللّٰہُ طَاعَتَہُمْ۔

(مستدرک حاکم ج1 ص221 حدیث نمبر134 کتاب العلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''فقہ اور دین والے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو ان کے دین کے معانی کی تعلیم دیتے ہیں ان کو اچھائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت کو واجب قرار دیا۔''

2. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ ﴿اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ﴾ قَالَ اُولِی الْفِقْہِ وَالْخَیْرِ۔

(مستدرک حاکم ج1 ص221 حدیث نمبر133 کتاب العلم)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ''اولی الامر'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اس سے مراد اہل فقہ اور خیر والے ہیں۔''

تفسیر صحابی کے متعلق علمائے کرام کا نظریہ

1. تَفْسِیْرُ الصَّحَابِیِّ مُسْنَدٌ، تَفْسِیْرُ الصَّحَابِیِّ حُجَّۃٌ، تَفْسِیْرُ الصَّحَابِیِّ مَرْفُوْعٌ۔

(مستدرک حاکم ج1 ص211، معرفۃ علوم الحدیث ص20، زاد المعاد ج4 ص520، تدریب الراوی ص65، ابجد العلوم نواب صدیق حسن خان ص96)

ترجمہ: صحابی کی تفسیر مسند ہے، صحابی کی تفسیر حجت ہوتی ہے اور صحابی کی تفسیر مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے۔

2. قَالَ الْاِمَامُ الْکَبِیْرُ فَخْرُ الدِّیْنِ الرَّازِیُّ: اَلْمَسْاَلَۃُ الْاُوْلٰی فِیْ ﴿اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ﴾ قَوْلَانِ: اَحَدُہُمَا اِلیٰ ذَوِی الْعِلْمِ وَالرَّاْیِ مِنْہُمْ۔

(تفسیر کبیر امام رازی ج10 ص199)

ترجمہ: امام فخر الدین رازی ''اولی الامر'' کی تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں: ''اس کی تفسیر میں دو قول ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ علماء اور فقہاء مراد ہیں۔''

دلیل نمبر 2

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ: وَلَوْ رَدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلیٰۤ اُولِی الْاَمْرِ مِنْہُمْ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَہٗ مِنْہُمْ ...... الآیۃ

(النساء: 83)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''اگر اس کو نبی کریم ﷺ اور اولی الامر کی طرف لوٹا تیں (تو بہتر ہے) تاکہ جو اس کی حقیقت کو پہنچ سکتے ہیں، وہ اس کو جان لیتے۔ (پھر جیسا مناسب سمجھتے کرتے)

1. قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْبَکْرٍ اَحْمَدُ الرَّازِیُّ الْجَصَّاصُ رحمہ اللہ: فَقَدْ حَوَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ مَعَانِیَ مِنْہَا اَنَّ فِیْ اَحْکَامِ الْحَوَادِثِ مَا لَیْسَ بِمَنْصُوْصٍ عَلَیْہِ بَلْ مَدْلُوْلٌ عَلَیْہِ ...... وَمِنْہَا اَنَّ الْعَامِیَّ عَلَیْہِ تَقْلِیْدُ الْعُلَمَاءِ فِیْ اَحْکَامِ الْحَوَادِثِ۔

(احکام القرآن امام جصاص ج2 ص305)

ترجمہ: امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''بے شک یہ آیت متعدد معانی پر مشتمل ہے ایک یہ کہ پیش آمدہ مسائل کے احکام ایسے بھی ہیں جو صراحتاً ثابت نہیں بلکہ دلیل سے ان کی طرف رہنمائی ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ عام آدمی پر پیش آنے والے مسائل کے احکام میں علماء کی تقلید لازم ہے۔''

2. قَالَ الْاِمَامُ الْکَبِیْرُ فَخْرُ الدِّیْنِ الرَّازِیُّ رحمہ اللہ: فَثَبَتَ اَنَّ الْاِسْتِنْبَاطَ حُجَّۃٌ وَالْقِیَاسُ اِمَّا اِسْتِنْبَاطٌ ...... وَثَالِثُہَا اَنَّ الْعَامِیَّ یَجِبُ عَلَیْہِ تَقْلِیْدُ الْعُلَمَاءِ فِیْ اَحْکَامِ الْحَوَادِثِ۔

(تفسیر کبیر امام رازی ج10 ص200)

ترجمہ: امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ بات ثابت ہے کہ استنباط کرنا (مسائل کا حل نکالنا) حجت ہے اور قیاس استنباط ہی کا نام ہے اور عام آدمی پر نئے پیش آنے والے مسائل میں علماء کی تقلید کرنا واجب ہے۔''

دلیل نمبر 3

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ: فَسْـَٔلُوْۤا اَہْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝

(النحل: 43)

ترجمہ: ''اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔''

تفسیر: قَالَ الْاِمَامُ السَّیِّدُ مَحْمُوْدٌ اٰلُوْسِیُّ الْبَغْدَادِیُّ رحمہ اللہ: اِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ جَوَّزَ التَّقْلِیْدَ لِلْمُجْتَہِدِ بِہٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَقَالَ: لَمَّا لَمْ یَکُنْ اَحَدُ الْمُجْتَہِدِیْنَ عَالِمًا وَجَبَ عَلَیْہِ الرُّجُوْعُ اِلَی الْمُجْتَہِدِ الْعَالِمِ لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ فَاسْـَٔلُوْا۔

(تفسیر روح المعانی ج8 ص148، تفسیر کبیر امام رازی ج20 ص36)

ترجمہ: علامہ آلوسی رحمہ اللہ اور علامہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ بعض لوگوں نے مجتہد کے لیے اس آیت کریمہ سے تقلید کا جواز ثابت کیا ہے وہ (بقول امام رازی) یوں کہ جب مجتہدین میں سے کوئی کسی چیز کو نہیں جانتا تو اس پر مجتہد عالم کی طرف رجوع کرنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم سوال کرو۔''

دلیل نمبر 4

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ: وَقَالُوْا لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔

(سورۃ ملک: 10)

ترجمہ: وہ کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔

1. حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''بعض حضرات مفسرین کرام نے ''نسمع'' کو تقلید پر اور ''نعقل'' کو تحقیق واجتہاد پر محمول کیا ہے۔ ان دونوں لفظوں سے یہی مراد ہے یہ دونوں نجات کے ذریعے ہیں۔

(تفسیر عزیزی مترجم ج3 ص23)

2. حضرت الشیخ ابو محمد عبدالحق حقانی دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''انسان کی فلاح کے دو طریق ہیں اول اور آسان یہ کہ کسی ناصح اور ہادی کی بات سن کر مان لے، یہ تقلید کا مرتبہ ہے۔ اس لیے اس کو مقدم کیا۔ دوم یہ کہ از خود عقل سلیم سے غور و تدبر کرے، یہ اجتہاد کا مرتبہ ہے۔ پھر جس کو دونوں باتیں نصیب نہ ہوں تو اس کے برباد ہونے میں کیا شک ہے؟

(تفسیر حقانی ج3 ص505)

دلیل نمبر 5

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاؤدَ سُلَیْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِیُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَتَیْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِیَۃَ رضی اللہ عنہ فَفِیْہِ ''فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَہْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِہَا وَعَضُّوْا عَلَیْہَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ۔''

(سنن ابی داؤد ج2 ص290 باب فی لزوم السنۃ، جامع الترمذی ج2 ص96 باب الاخذ بالسنۃ واجتناب البدعۃ)

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت تم پر لازم اور ضروری ہے میری اور ان کی سنت کو داڑھوں سے مضبوط پکڑو اور دین میں نئی نئی باتوں سے بچو! کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

نوٹ: اس سے تقلید شخصی ثابت ہوئی کیونکہ خلیفہ راشد بیک وقت ایک ہی ہوتا ہے

دلیل نمبر 6

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْعِیْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسَی التِّرْمِذِیُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ زَائِدَۃَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ ہُوَ ابْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِقْتَدُوْا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا۔

(جامع الترمذی ج2 ص207 ابواب المناقب، سنن ابن ماجہ ص10)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے بعد ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرنا'' (پیروی کرنا)

نوٹ: اس حدیث سے بھی صاف ظاہر ہوا کہ حضور اکرم ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرنے کا حکم دیا

دلیل نمبر 7

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْکَبِیْرُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْبُخَارِیُّ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَمَرَہَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ قَالَتْ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ کَاَنَّہَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ۔

(صحیح بخاری ج1 ص516، صحیح مسلم ج2 ص273 باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک عورت حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ سے کچھ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ پھر کسی وقت آنا۔ (آپ اس وقت بیمار تھے) اس عورت نے عرض کیا: ''اگر میں پھر کسی وقت آؤں جیسا کہ آپ فرما رہے ہیں اور آپ کو نہ پاؤں یعنی اگر آپ کی وفات ہو جائے تو پھر کیا کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔''

نوٹ: اس حدیث سے تقلید شخصی ثابت ہے کیونکہ اس عورت نے آپ سے مسئلہ ہی پوچھا تھا

دلیل نمبر 8

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاؤدَ سُلَیْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ اَخِی الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَہْلِ حِمْصٍ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّبْعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ قَالَ: کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ الْقَضَاءُ؟ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ. قَالَ: فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ؟ قَالَ: فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. قَالَ: فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَلَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ؟ قَالَ اَجْتَہِدُ بِرَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَدْرَہٗ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لِمَا یُرْضِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ۔

(سنن ابی داؤد ج2 ص150 باب اجتہاد الرای فی القضاء، جامع الترمذی ج1 ص247 باب ماجاء فی القاضی کیف یقضی)

ترجمہ: حضرت حارث بن عمرو رحمہ اللہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ان ساتھیوں کے حوالے سے جو حمص کے رہنے والے تھے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنے کا ارادہ کیا تو ان سے فرمایا: ''جب کوئی معاملہ پیش آئے گا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟'' انہوں نے عرض کیا: ''کتاب اللہ سے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہاں آپ کو نہ مل سکے۔ تو؟'' عرض کیا: ''سنت رسول اللہ ﷺ سے حل کروں گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہاں بھی نہ مل پایا تو کیا کرو گے؟'' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر میں اجتہاد کروں گا اور اس میں کوتاہی نہ کروں گا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو وہ بات کہنے کی توفیق دی جس سے اللہ کے رسول کو خوشی ملی۔''

دلیل نمبر 9

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْکَبِیْرُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْبُخَارِیُّ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْقَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ ہُزَیْلَ بْنَ شُرَحْبِیْلَ یَقُوْلُ سُئِلَ اَبُوْمُوْسٰی ...... فَقَالَ: لَا تَسْاَلُوْنِیْ مَادَامَ ہٰذَا الْحَبْرُ فِیْکُمْ۔

(صحیح بخاری ج2 ص997 باب میراث ابنۃ ابن مع ابنۃ)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے میراث کے متعلق سوال کیا گیا ...... تو فرمایا کہ جب تک تم میں یہ متبحر عالم (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) موجود ہیں مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو! (انہی سے پوچھا کرو!)

نوٹ: اگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک تقلید شخصی شرک ہوتی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرما دیتے کہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی ایک کو اپنا امام نہ بناؤ بلکہ جس سے جی چاہے پوچھ لیا کرو

دلیل نمبر 10

رَوَی الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْکَبِیْرُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْبُخَارِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ اَنَّ اَہْلَ الْمَدِیْنَۃِ سَاَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ امْرَاَۃٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَہُمْ تَنْفِرُ قَالُوْا لَا نَاْخُذُ بِقَوْلِکَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَیْدٍ۔

(صحیح بخاری ج1 ص237 باب اذا حاضت المراۃ بعدما افاضت)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا جس نے طواف کعبہ کیا پھر حائضہ ہو گئی؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ کعبہ سے دور ہو جائے اور چلی جائے۔ اہل مدینہ نے کہا کہ ہم آپ کا قول لے لیں اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (مفتی مدینہ) کا قول چھوڑ دیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اہل مدینہ تقلید شخصی کر رہے تھے

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

منگوانے کا پتہ

VISIT www.ahnafmedia.com www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com Cell Number: 0321-6353540

باہتمام: احناف میڈیا سروس (AMS)

نماز میں رفع یدین نہ کرنے کے دلائل

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝

(سورۃ المؤمنون: 1، 2)

ترجمہ: پکی بات ہے کہ وہ ایمان لانے والے کامیاب ہوگئے جو نماز میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔

تفسیر: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما مُخْبِتُوْنَ مُتَوَاضِعُوْنَ لَایَلْتَفِتُوْنَ یَمِیْنًا وَّلَا شِمَالًا وَّلَا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ...... الخ

(تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما ص 212)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”خشوع کرنے والے سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز میں تواضع اور عاجزی اختیار کرتے ہیں اور وہ دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔“

دلیل نمبر 2

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ النَّسَائِیُّ اَخْبَرَ نَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ یُعِدْ.

(سنن النسائی ج1 ص158، سنن ابی داؤد ج1 ص116)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے نماز پڑھتے تھے؟ حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت) پھر (پوری نماز میں) رفع یدین نہیں کیا۔“

دلیل نمبر 3

اَلْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْحَنِیْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْکِبَیْهِ لَایَعُوْدُ بِرَفْعِهِمَا حَتّٰی یُسَلِّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ.

(مسند ابی حنیفہ بروایۃ ابی نعیم رحمہ اللہ ص344، سنن ابی داؤد ج1 ص116)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے، (اس کے بعد پوری نماز میں) سلام پھیرنے تک دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحُمَیْدِیُّ ثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ (رضی اللہ عنہ) رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ وَبَعْدَ مَا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَلَا یَرْفَعُ وَلَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ.

(مسند حمیدی ج2 ص277، مسند ابی عوانہ ج1 ص334)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے۔ رکوع کی طرف جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اور سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“

دلیل نمبر 5

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ ابْنُ حِبَّانَ اَخْبَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْکَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَیَّبَ بْنَ رَافِعٍ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طُرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَبْصَرَ قَوْمًا قَدْ رَفَعُوْا اَیْدِیَهُمْ فَقَالَ قَدْ رَفَعُوْهَا کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلَاةِ.“

(صحیح ابن حبان ج3 ص178، صحیح مسلم ج1 ص181)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے لوگوں کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”انہوں نے اپنے ہاتھوں کو شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح اٹھایا ہے تم نماز میں سکون اختیار کرو۔“ (نماز میں رفع یدین نہ کرو)

دلیل نمبر 6

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْبُخَارِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَ بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهٗ کَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَذَکَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ رضی اللہ عنہ اَنَا کُنْتُ اَحْفَظَکُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاَیْتُهٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ یَدَیْهِ مِنْ رُکْبَتَیْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَهٗ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْهِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا.

(صحیح بخاری ج1 ص114، صحیح ابن خزیمہ ج1 ص298)

ترجمہ: محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے فرماتے ہیں: ”ہم نے حضور ﷺ کی نماز کا ذکر کیا (کہ حضور ﷺ کیسے نماز پڑھتے تھے؟) تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں تم سے حضور ﷺ کی نماز پڑھنے کے طریقے کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کے طریقے کو بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا پھر اپنی پیٹھ کو جھکایا جب سر کو رکوع سے اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہوگئے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آئی اور جب سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اپنے حال پر رکھا نہ پھیلایا اور نہ ہی ملایا۔“

دلیل نمبر 7

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْجَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ...... وَعَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ: فِی افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ الْبَیْتِ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِعَرَفَاتٍ وَبِالْمُزْدَلِفَةِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ.

(سنن طحاوی ج1 ص416)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”سات جگہوں پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے:

1. شروع نماز میں
2. بیت اللہ کے پاس
3. صفا پر
4. مروہ پر
5. عرفات میں
6. مزدلفہ میں
7. جمرات کے پاس

دلیل نمبر 8

قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْبَکْرٍ الْاِسْمَاعِیْلِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَبُوْمُحَمَّدٍ صَاحِبُ الْبُخَارِیِّ صَدُوْقٌ ثَبْتٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ السُّحَیْمِیُّ عَنْ حَمَّادٍ (ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ) عَنْ اِبْرَاهِیْمَ (النَّخَعِیِّ) عَنْ عَلْقَمَةَ (بْنِ قَیْسٍ) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ فَلَمْ یَرْفَعُوْا اَیْدِیَهُمْ اِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ.

(کتاب المعجم، امام اسماعیلی: ج2 ص692، سنن کبریٰ امام بیہقی ج2 ص79)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے پوری نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کی۔“

دلیل نمبر 9

قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ قَاسِمٍ (حَدَّثَنَا) وَکِیْعٌ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قِطَافٍ النَّهْشَلِیِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَایَعُوْدُ.

(المدونۃ الکبریٰ ج1 ص71، مسند زید بن علی ص100)

ترجمہ: ”حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“

دلیل نمبر 10

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَارَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَا یَفْتَتِحُ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص268)

ترجمہ: معروف تابعی حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو شروع نماز کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔“

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

منگوانے کا پتہ
مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

موزوں پر مسح کرنے اور جرابوں پر نہ کرنے کے دلائل

سرپرست | ناظم اعلیٰ | چیف ایگزیکٹو

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا | اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان | احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(صحیح البخاری ج1 ص33، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

”رسول اکرم ﷺ قضاء حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو میں بھی پانی سے بھرا ہوا برتن لے کر آپ کے پیچھے چلا گیا جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو پانی پیش کیا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔“

دلیل نمبر 2

عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: بَالَ جَرِيْرٌ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ اَتَفْعَلُ هٰذَا؟ فَقَالَ نَعَمْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

(صحیح مسلم ج1 ص132، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا اس کے بعد وضو کیا پھر موزوں پر مسح کیا۔ تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ آپ (موزوں پر) مسح کرتے ہیں؟ تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے (جواب دیتے ہوئے) فرمایا: ”ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔“

دلیل نمبر 3

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ فَاَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى.

(صحیح مسلم ج1 ص133، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ مغیرہ! پانی والا برتن لے لے۔ (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے وہ لے لیا اس کے بعد میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلا۔ اتنے میں حضور ﷺ چلتے چلتے میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ قضائے حاجت کر کے واپس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ملک شام میں تیار ہونے والا جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا اس کی آستینیں قدرے تنگ تھیں آپ نے اپنے ہاتھ کو آستین سے نکالنا شروع کیا تو چونکہ وہ تنگ تھیں اس لیے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو آستین کے اندر والے حصے سے نکالا تو میں نے آپ ﷺ کو پانی پیش کیا آپ ﷺ نے اس پانی سے نماز والا وضو کیا پھر اپنے موزوں پر مسح کیا اس کے بعد نماز ادا فرمائی۔“

دلیل نمبر 4

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِلَالٌ الْاَسْوَافَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ اُسَامَةُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ؟ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى

(سنن النسائی ج1 ص31، باب مسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”حضور اکرم ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسواف (یعنی حرم مدینہ) میں داخل ہوئے تو حضور اقدس ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور واپس آئے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کون سا کام کیا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ اپنی قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اس کے بعد وضو کیا اس میں اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا بعد ازاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔“

دلیل نمبر 5

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(سنن النسائی ج1 ص31)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔

دلیل نمبر 6

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلْنَاهُ. فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ.

(صحیح مسلم ج1 ص135، باب التوقیت فی المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت شریح بن ہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تاکہ جا کر ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھوں۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کرو کیونکہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ تو حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے (مسح کی مدت کے بارے میں) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں جبکہ مقیم کے لیے ایک دن اور رات مقرر فرمائی۔“

علمائے غیر مقلدین کے نزدیک

اونی، سوتی اور نیلون کی باریک جرابوں پر مسح جائز نہیں

① غیر مقلد عالم مولوی نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَةِ الْمَذْكُوْرَةِ لَيْسَ بِجَائِزٍ لِاَنَّهٗ لَمْ يَقُمْ عَلٰى جَوَازِهٖ دَلِيْلٌ وَكُلُّ مَا تَمَسَّكَ بِهِ الْمُجَوِّزُوْنَ فَفِيْهِ خَدْشَةٌ ظَاهِرَةٌ.

(فتاویٰ نذیریہ ج1 ص327)

ترجمہ: مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور ان پر مسح کو جائز قرار دینے والوں نے جن سے استدلال کیا ہے اس میں خدشات کا ہونا ظاہر ہے۔

نوٹ: مذکورہ عبارت انہیں الفاظ کے ساتھ فتاویٰ ثنائیہ ج1 ص443 پر بھی موجود ہے

② غیر مقلد عالم مولوی عبد الرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ اَنَّهٗ لَيْسَ فِيْ بَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ حَدِيْثٌ مَرْفُوْعٌ صَحِيْحٌ خَالٍ عَنِ الْكَلَامِ.

(تحفۃ الاحوذی ج1 ص349)

ترجمہ: اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کرنے کے بارے میں کوئی حدیث مرفوع صحیح ایسی نہیں جو کلام سے خالی ہو (یعنی جس پر محدثین رحمہم اللہ نے ضعف کا حکم نہ لگایا ہو)

③ غیر مقلد عالم مولوی ثناء اللہ امرتسری نے جرابوں پر مسح کے جواز میں ایک فتویٰ دیا تھا اس کی تردید کرتے ہوئے ایک غیر مقلد عالم مولوی ابو سعید شرف الدین دہلوی لکھتے ہیں کہ:

”جرابوں پر مسح کرنے کا مسئلہ معرکۃ الآراء ہے۔ مولانا نے جو کچھ لکھا ہے یہ بعض ائمہ امام شافعی وغیرہ کا مسلک ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا بھی یہی مسلک ہے مگر یہ مسلک صحیح نہیں اس لیے کہ دلیل صحیح نہیں ہے...... پھر یہ (جرابوں پر مسح والا) مسئلہ نہ قرآن سے ثابت ہوا، نہ حدیث مرفوع صحیح سے، نہ اجماع نہ قیاس صحیح سے...... لہذا خف چرمی (جس پر مسح رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے) کے سوا ”جورب“ پر مسح ثابت نہیں ہوا۔“

(فتاویٰ ثنائیہ ج1 ص441)

④ غیر مقلد عالم مولوی عبد الجبار غزنوی لکھتے ہیں:

”جورابوں پر مسح کرنا حدیث صحیح سے ثابت نہیں......

رسول اللہ ﷺ اور بعض صحابہ کے مسح کرنے سے جوربین پر یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ مطلق جوربین پر مسح جائز ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ وہ جوربین چمڑے کی تھیں یا اور چیز کی ہاں! اگر کوئی قولی حدیث ایسی ہے جس میں حکم ہو کہ اِمْسَحْ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ پھر تو مطلق جرابوں پر مسح اس سے ثابت ہو جائے گا وَاِذْ لَيْسَ فَلَيْسَ ہاں! اگر جوربین اون اور سوت کی ایسی سخت ہوں کہ سختی میں چمڑے کی برابری کریں پس وہ چمڑے کا حکم رکھتی ہے اور ان پر مسح جائز ہے۔“

(مجموعہ فتاویٰ مولوی عبد الجبار ص102)

⑤ غیر مقلد عالم مولوی ابو البرکات احمد لکھتے ہیں:

”موزوں پر مسح کرنے والی بہت زیادہ احادیث ہیں لیکن جرابوں پر مسح کرنے کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔“

(فتاویٰ برکاتیہ ص18)

⑥ غیر مقلد عالم مولوی محمد یونس صاحب لکھتے ہیں:

”جرابوں پر مسح کرنا درست ہے جب کہ وہ ”خف“ بنی ہوئی ہوں معمولی اور پتلی جرابوں پر مسح کرنا ناجائز ہے۔ مسح جراب کی اکثر حدیثیں ضعیف ہیں امام ابوداؤد نے اپنی کتاب میں ضعیف کہا ہے۔

(دستور المتقی فی احکام النبی ص78 مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور)

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell:0346-7357394, 0332-6311808

منگوانے کا پتہ: مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

باہتمام: احناف میڈیا سروس

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے دلائل

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

ناظم اعلی: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس

دلیل نمبر 1

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ“

(سورۃ کوثر: 2)

ترجمہ: نماز پڑھیے اپنے رب کے لیے اور قربانی کیجیے

تفسیر: رَوَی الْاِمَامُ اَبُوْبَکْرِ الْاَثْرَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَاصِمِ الْجَحْدَرِیِّ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ صُبْھَانَ سَمِعَ عَلِیًّا ؓ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ﴾ قَالَ وَضْعُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(سنن الاثرم بحوالہ التمہید: ج8، ص164)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔“

دلیل نمبر 2

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْہِ ؓ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427، آثار السنن امام نیموی ص87)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں: ”میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔“

دلیل نمبر 3

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ زِیَادِ بْنِ زَیْدٍ السُّوَائِیِّ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ مِنْ سُنَّۃِ الصَّلٰوۃِ وَضْعُ الْاَیْدِیْ عَلَی الْاَیْدِیْ تَحْتَ السُّرَرِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427)

(الاوسط امام منذر ج3 ص94)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں: ”ہاتھ کو ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا نماز کی سنت ہے۔“

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ ھَارُوْنَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ عَبْدِالْحَمِیْدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَیَّارٍ اَبِی الْحَکَمِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ: مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی تَحْتَ السُّرَّۃِ فِی الصَّلٰوۃِ.

(الاوسط امام منذر: ج3 ص94؛ سنن دارقطنی: ج1 ص288)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: ”نماز میں مرد کا اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔“

دلیل نمبر 5

رَوَی الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ زَیْدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ الْھَاشِمِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ ؓ عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ صَلَاۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَتَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(مسند زید بن علی: ص204)

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں سے تین چیزیں ہیں:

1. روزہ جلدی افطار کرنا یعنی اول وقت میں
2. سحری دیر سے کرنا یعنی آخری وقت میں
3. نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا

دلیل نمبر 6

رَوَی الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرِ الْبَیْھَقِیُّ بِسَنَدِہٖ عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ مِنْ اَخْلَاقِ النُّبُوَّۃِ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَتَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُکَ یَمِیْنَکَ عَلٰی شِمَالِکَ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(مختصر خلافیات بیہقی ج2 ص34، محلی ابن حزم ج3 ص30)

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: ”انبیائے کرام علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے روزہ جلدی افطار کرنا یعنی اول وقت میں اور دیر سے سحری کرنا یعنی آخری وقت میں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔“

دلیل نمبر 7

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاوٗدَ السِّجِسْتَانِیُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ الْکُوْفِیِّ عَنْ سَیَّارٍ اَبِی الْحَکَمِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ ؓ اَخْذُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(سنن ابی داود ج1 ص118، اعلاء السنن ج2 ص196)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: ”نماز میں ہاتھ کی ہتھیلی کو پکڑ کر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔“

دلیل نمبر 8

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْہُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّیْبَانِیُّ اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ صَبِیْحٍ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیِّ اَنَّہٗ کَانَ یَضَعُ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(کتاب الآثار: امام ابوحنیفہ ؒ بروایۃ امام محمد ؒ ج1 ص322، مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427)

ترجمہ: ”حضرت امام ابراہیم نخعی ؒ (جلیل القدر تابعی ہیں وہ) نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔“

دلیل نمبر 9

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَامِجْلَزٍ اَوْسَاَلْتُہٗ قَالَ (ؒ) قُلْتُ کَیْفَ یَضَعُ؟ قَالَ یَضَعُ بَاطِنَ کَفِّ یَمِیْنِہٖ عَلٰی ظَاھِرِ کَفِّ شِمَالِہٖ وَیَجْعَلُھَا اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّۃِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427، الجوہر النقی: ج2 ص31)

ترجمہ: حضرت ابومجلز ؒ فرماتے ہیں: ”نمازی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اندر والے حصہ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ظاہری حصہ پر ناف کے نیچے رکھے۔“

دلیل نمبر 10

اَلْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْہُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ﴿یَضَعُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی تَحْتَ السُّرَّۃِ.﴾

(کتاب الآثار: بروایۃ امام محمد ؒ ج1 ص323

احکام القرآن، امام طحاوی: ج1 ص185)

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی ؒ فرماتے ہیں: ”نمازی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔“

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

منگوانے کا پتہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org

CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

باہتمام: احناف میڈیا سروس